سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل،2۔فروری2021

(یوم الثلاثہ،19۔جمادی الثانی1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28 : شمارہ 5

311

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 2۔ فروری 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

حصہ اوّل

The Punjab University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: to move that leave be granted to introduce the University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: to introduce the University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

312

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ محترمہ سمیرا کومل: محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے ساڑھے تین لاکھ افراد کو سمارٹ کارڈ فراہم نہیں کئے۔ صرف لاہور میں 88 ہزار سمارٹ کارڈز التواء کا شکار ہیں جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ شہریوں کو سمارٹ کارڈ کی فوری فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

2۔ محترمہ نسرین طارق: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹس کی تعمیر پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے اور زرعی اراضی میں اضافہ کرنے کے اقدامات اٹھائے جائیں۔

3۔ محترمہ عظمیٰ کاردار: یہ ایوان ریاست پاکستان اور افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ان کی بھرپور کاوش اور Dedication کی بدولت پاک فوج دُنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہو گئی ہے۔ یہ اعزاز حال ہی میں Global Fireworks Index 2021 کی شائع کردہ لسٹ میں دیا گیا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک آرمی ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند ملک کی سرحدوں کی محافظ ہے اور اس نے ایک بار پھر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

4۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام جامعات، سکولوں، ٹیکنیکل کالجوں، سپیشل ایجوکیشن کے اداروں و دیگر تمام غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا فی الفور اہتمام کیا جائے۔

313

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

منگل، 2۔فروری 2021

(یوم الثلاثہ، 19۔جمادی الثانی 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 11 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا
خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾
وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾

سورۃ المؤمنون آیات 115 تا 118

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ o تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان اس سے اونچی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کریم کا مالک ہے o اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہو گا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر کامیاب نہیں ہوں گے o اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے o

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپ کے آستانے کی کیا بات ہے
یاد آتی ہے مجھے اہلِ مدینہ کی وہ بات
ایک گھر جو ملے شہر سرکار میں
پھر تو ایسے ٹھکانے کی کیا بات ہے
کتنے نانا ہیں ان کے نواسے بھی ہیں
پر ابنِ حیدر کے نانا کی کیا بات ہے
فاطمہ وعلی حسن اور پھر حسین
پنجتن کے گھرانے کی کیا بات ہے

جناب چیئر مین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں، آج کے ایجنڈے پر زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اذان عصر)

جناب چیئر مین: جی، رانا صاحب!

گندم کی قیمت کے حوالے سے پاس کی گئی قرارداد کے بارے میں کیبنٹ میٹنگ بلانے کا مطالبہ

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئر مین پچھلے سال کے گیارہویں مہینے کی گیارہ تاریخ کو اس مقدس ایوان نے ایک متفقہ طور پر قرارداد پاس کی تھی کہ گندم کی قیمت -/2000 روپے فی من ہونی چاہئے ۔ اس وقت جناب سپیکر Chair کر رہے تھے اور انہوں نے متعلقہ وزیر صاحب کو آرڈر دیا تھا اس وقت لاء منسٹر صاحب بھی تشریف فرما تھے۔انہوں نے کہا کہ ہم اس حوالے سے کیبنٹ میٹنگ میں discuss کریں گے لیکن ہمیں ابھی تک اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں دی گئی کہ اس ہاؤس نے جو گندم کی قیمت -/2000 روپے فی من مقرر کی تھی اس پر انہوں نے کیا notice لیا ہے۔اس ایوان کے تقدس کو بحال رکھنا، میری، آپ کی اور ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

جناب چیئر مین! جو کسان بھائی یہاں احتجاج کے لئے آئے تھے ان میں چک نمبر 150 EB کے ملک اشفاق لنگڑیال بھی تھے۔کسان اتحاد کے ساتھی ہمارے پاس آئے تھے انہوں نے بتایا کہ کسانوں پر جو گیس پھینکی گئی اس میں کچھ زہر آلود چیز ملائی ہوئی تھی جس وجہ سے ملک اشفاق کی وفات ہوئی۔اس کے متعلق بھی لاء منسٹر صاحب نے آج تک ہمیں کچھ نہیں بتایا کہ اس کا کیا بنا؟ اس بے چارے کا کوئی بیٹا نہیں بلکہ دو بچیاں ہیں وہ بار بار ہمیں ٹیلی فون بھی کرتے ہیں کہ ہمارے کیس کا کیا بنا؟لہذا لاء منسٹر صاحب اس بارے میں بھی بتادیں۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب! آپ جواب دینا چاہیں گے ؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-جناب چیئرمین! معزز رکن نے جو فرمایا ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ وہ قرارداد ایوان میں discuss ہوئی، پاس بھی ہوئی اور اس پر لاء منسٹر صاحب نے بھی assurance دی تھی- محکمہ زراعت نے اس سلسلے میں سمری move کر دی ہے جو فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ہوتی ہوئی کیبنٹ میں جائے گی-امید ہے کہ اس پر مناسب فیصلہ کیا جائے گا-

جناب چیئرمین: انشاءاللہ-

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر-

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

فیصل آباد میں قائم New Covenant سکول سے ملحقہ اراضی کے معاملے کو اقلیتی امور و انسانی حقوق کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا-میں نے اس سے پہلے جناب لاء منسٹر صاحب سے بھی اس بارے میں بات کی تھی کہ فیصل آباد میں ایک داؤد کالونی ہے جہاں پر 60 فی صد مسیح آبادی ہے اور 40 فی صد مسلم آبادی ہے- وہاں پر ایک سکول ہے جس میں 40 فی صد مسلم بچے اور 60 فی صد مسیح بچے پڑھتے ہیں-اس سکول کا نام New Covenant ہے- چائنیز جن کے ساتھ ہم نے سی پیک شروع کیا ہوا ہے وہاں پر چائنیز مشنریز کام کرتے ہیں اور Sisters/Nuns بھی کام کر رہی ہیں- وہاں اس کے ساتھ ہی ایک adjacent land تھی جس کے حوالے سے سابقا اسمبلی میں جب Honorable Rana Muhammad Iqbal Sahib at that time he was Speaker انہوں نے اس پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بھی بنائی جس کا مجھے سربراہ بھی بنایا گیا اور اس کمیٹی میں دونوں اطراف سے ممبران بھی تھے- زاہد عزیز اس وقت چیئرمین واسا فیصل آباد تھے اور اب لاہور میں ہیں سلمان غنی ڈپٹی کمشنر تھے-انہوں نے کہہ دیا کہ یہاں پر ڈسپوزل نہیں بنیں گے اور یہ طے ہوا کہ اس کا alternative جو بھی ہے لیکن اس کا حل نکالا جائے گا کیونکہ اگر وہاں ڈسپوزل بنتے ہیں تو قریب جتنے بھی لوگ مساجد یا چرچز میں نماز

پڑھنے کے لئے جاتے ہیں یاwhatever انہیں مسائل درپیش ہوں گے چونکہ وہ زیادہ pollution create کر رہے ہیں۔اس کے بعد ہماری بات نہ سنی گئی حالانکہ فیصلہ یہی تھا پھر ہم ہائی کورٹ چلے گئے اور جسٹس ساجد محمود سیٹھی صاحب نے اس پر فیصلہ دیا ہے اور وہ رٹdispose e of ہو گئی اور انہوں نے یہ معاملہ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا کہ وہ فیصلہ کریں۔انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے کہہ دیا کہ واسا نے جو کچھ بھی کیا ہے یہ سبnull and void ہے کیونکہ اس سے بہت زیادہ بیماریاں پھیلی ہیں اور خصوصی طور پر سیکورٹی issues ہیں چونکہ Chinese nuns, sisters of priest وہاں رہتی ہیں اور ان کی مشترکہ دیوار ہے۔میری آپ سے انتہائیhumble submission ہو گی اور میں لاء منسٹر صاحب سے بھی ملتمس ہوں کہ اس matter کو Minority Affairs and Human Rights کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تاکہ اس مسئلے کا کوئی حل نکالا جاسکے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز رکن نے پہلے بھی یہ معاملہ اٹھایا تھا اور اس پر تھوڑا سا کام بھی ہوا تھا۔میں سمجھتا ہوں کہ ان کا فرمانا درست ہے آپ اس سلسلے میں جو بھی حکم دیں گے انشاءاللہ تعالیٰ ہم اسے sort-out کریں گے۔ ابھی متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں آپ بھی انہیںdirect کر دیں میں بھی انہیں بتا دوں گا اور انشاء اللہ معزز رکن کے ساتھ بیٹھ کر we will sort it out

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب والا! اگر اسے Minority Affairs and Human Rights کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو I will be so grateful

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! آپ اس معاملے کو متعلقہ کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: اس معاملے کوMinority Affairs and Human Rights کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں اور کمیٹیwithin two months رپورٹ دے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم سوالات لیتے ہیں جناب محمد طاہر پرویز کا سوال ہے لیکن انہوں نے سوال تھوڑی دیر pending کرنے کی request کی ہے، اگلے دونوں سوال بھی جناب طاہر پرویز صاحب کے ہیں لہٰذا یہ تینوں سوال ان کے آنے تک pending کئے جاتے ہیں- اگلا سوال سید عثمان محمود صاحب کا ہے-

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-جناب چیئرمین! سوال نمبر 4083 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جعلی ادویات اور کھادوں کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4083: سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت کے جعلی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے شعبہ اور ٹاسک فورس کے ملازمین نے سال 2018 اور 2019 میں ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یارخان میں کتنی جعلی اور غیر معیاری زرعی ادویات و کھادوں کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کیا کیا کارروائی کی ضلع وار الگ الگ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے لوگوں / مجرموں کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان کے کیسز عدالت میں زیر سماعت ہیں سال وار اور ضلع وار تفصیلات بتائی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یار خان میں کھادوں کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	نمونہ جات برائے تجزیہ	معیاری نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	ایف آئی آر جسٹرڈ	جعلی کھاد بر آمد
2018	راجن پور	240	239	1	1	-
2019	راجن پور	232	215	17	17	-
2018	رحیم یار خان	359	336	23	23	-
2019	رحیم یار خان	344	327	17	17	750بوری

ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں زرعی ادویات کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کارروائی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	نمونہ جات برائے تجزیہ	معیاری نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	تعداد چھاپہ جات	مالیت زرعی ادویات جو پکڑی گئیں	ایف آئی آر رجسٹرڈ	ایف آئی آر جو سٹے آرڈر کی وجہ سے درج نہ ہو سکی
2018	راجن پور	368	355	13	5	4لاکھ45ہزار روپے	12	6
2019	راجن پور	401	397	4	13	14لاکھ18ہزار روپے	15	2
2018	رحیم یار خان	539	528	11	7	18لاکھ روپے	8	10
2019	رحیم یار خان	556	542	14	7	1کروڑ55لاکھ روپے	11	10

(ب) ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں غیر معیاری کھادوں کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	ایف آئی آر رجسٹرڈ	فیصلہ	جرمانہ/سزا	زیر سماعت عدالت
2018	راجن پور	1	-	-	1
2019	راجن پور	17	3	بالترتیب 63ہزار، 45 ہزار اور 5 ہزار روپے جرمانہ 4مقدمات میں ملزمان بری	14
2018	رحیم یار خان	23	4	4مقدمات میں ملزمان بری	19
2019	رحیم یار خان	17	-	-	17

ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں غیر معیاری زرعی ادویات کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	ایف آئی آر رجسٹرڈ	فیصلہ	جرمانہ/سزا	زیر سماعت عدالت
2018	راجن پور	12	6	5مقدمات میں کل -/185000روپے جرمانہ جبکہ 1مقدمہ میں ملزم بری	6
2019	راجن پور	15	1	جرمانہ 20ہزار روپے	14
2018	رحیم یار خان	8	1	جرمانہ 10ہزار روپے	7
2019	رحیم یار خان	11	1	جرمانہ 30ہزار روپے	10

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! زراعت کا شعبہ نا صرف ہمارے ملک بلکہ صوبے کی شہ رگ اور backbone ہے۔ میں نے معزز وزیر زراعت سے جعلی کھادوں اور جعلی ادویات کے متعلق بہت ہی اہم سوال پوچھا تھا کہ ہمارے ضلع رحیم یار خان اور ہمارے neighboring ضلع راجن پور میں ان کی روک تھام کے حوالے سے 19-2018 کے دو سالوں میں کیا کارروائیاں کی گئیں اور محکمے کی طرف سے ان پر کیا action لیا گیا۔ اگر آپ جواب کو دیکھیں تو آپ کو surprising numbers ملیں گے کہ 19-2018 میں انہیں جو samples وصول ہوئے انہوں نے 14 لاکھ، 18 لاکھ اور ایک کروڑ، 55 لاکھ روپے مالیت کی کھاد اور زرعی ادویات پکڑیں which were proven to be not at par with the standards set by the Government آگے دیکھیں کہ انہیں 63 ہزار، 5 ہزار، 20 ہزار اور 10 ہزار روپے جرمانہ کیا جاتا ہے۔ کیا یہ سراسر پالیسی کا فقدان نہیں ہے کہ اگر ہم اپنے زراعت کے شعبے کو ہی protect نہیں کر پا رہے جس کی وجہ سے ہماری seed germination بھی compromise ہو رہی ہے اور آج ہم اپنے آپ کو agriculture economy بلاتے ہیں لیکن یہاں ہمیں چینی درآمد کرنی پڑ رہی ہے اور ہمیں گندم بھی import کرنی پڑ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: سید عثمان محمود صاحب! آپ کا سوال تو جرمانے کے حوالے سے ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! آپ نے جرمانے کے لئے جو standards set کئے ہیں وہ ان لوگوں کو encourage کرتے ہیں جو کہ ایسی embezzlement میں ملوث ہوتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ حکومت نے اپنے اڑھائی سالوں کے دوران اس پالیسی پر کوئی نظر ثانی کرنے کی جانب توجہ دی ہے یا اس پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! یہ جرمانہ عدالتیں کرتی ہیں ہم نہیں کرتے، پہلے FIR درج کروائی جاتی ہے پھر مقدمہ عدالت میں چلتا ہے اور یہ عدالت کی صوابدید ہوتی ہے کہ کتنا جرمانہ کرنا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! ایسا نہیں ہے۔

I beg to differ with the honorable Minister. Courts follow the laws that are made in this august House. If we make a policy; if we make a law; the courts are obliged to comply with that. Have we made a policy for the courts to comply with or are we going to make a policy to create a law or amend the bill?

اور اس چیز کو آپ serious offence/chronic کی category میں ڈالیں۔ I believe that you should second me on this.

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! یہ bill میں amendment کرنے کا issue ہے اگر ہمارے فاضل ممبران یہ سمجھتے ہیں کہ اس bill میں amendment کر کے جرمانے کی مقدار کو بڑھایا جائے تو حکومت اس کے لئے تیار ہے۔ معزز ممبر کی اس حوالے سے جو تجاویز آئیں گی ہم ان کو ضرور زیر غور لائیں گے۔ آج تو ویسے بھی Private Members' Day ہے اگر یہ اس حوالے سے amendment کی قرارداد آج ہی پیش کریں تو میں اس کی تائید کروں گا۔

جناب چیئرمین: سید عثمان محمود صاحب! آپ بڑے خوش قسمت ہیں کیونکہ منسٹر صاحب مان گئے ہیں۔ آج Private Members' Day ہے تو آپ بے شک آج ہی اس حوالے سے amendment bill لے آئیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں آج ہی اس بارے میں draft تیار کروالیتا ہوں اور کل اسے ایوان میں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4087 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان شہر میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد و طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4087: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان سٹی میں کتنی سبزی اور فروٹ منڈیاں کس حال، کس جگہ اور کس طریق کار کے تحت پر چل رہی ہیں تفصیلات بتائی جائے؟

(ب) ان کی دیکھ بھال، دکانات کی آکشن منڈی کے مسائل اور کاروبار کی موجودہ صورت حال کے بارے میں آگاہ فرمائیں نیز حکومت ان کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) تحصیل رحیم یار خان میں ایک سبزی و پھل منڈی شہباز پور روڈ پر واقع ہے جو کہ میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کی ملکیت ہے جو دکانات کی آکشن و الاٹمنٹ کی ذمہ دار ہے تاہم منڈی کے جُملہ انتظامی امور کی دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان کرتی ہے۔ پنجاب اسمبلی نے حال ہی میں پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) کی منظوری دی ہے اور اب اس ایکٹ کے جملہ رولز بنائے جا رہے ہیں اس لئے مذکورہ منڈی فی الحال پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹ (جنرل) رولز 1979 کے تحت ہی چل رہی ہے۔

(ب) منڈی کی دیکھ بھال اور آکشن کے حوالے سے جواب جز "الف" میں دے دیا گیا ہے۔ منڈی کے مسائل کے حوالے سے موجودہ منڈی چھوٹی ہونے کی وجہ سے کاروبار کے لئے ناکافی ہے۔ اس بناء پر بہتری کے لئے مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان نے نئی سبزی و پھل منڈی کے لئے اراضی رقبہ 14 ایکڑ 3 کنال 9 مرلہ واقع نیو سبزی منڈی موضع

کوٹ کموں شاہ، رحیم یار خان خرید کیا جس کا قبضہ حاصل کر لیا گیا ہے اور تعمیر کے لئے محکمانہ کارروائی جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں نے رحیم یار خان شہر میں جو نئی سبزی منڈی قائم ہوئی ہے اس کے حوالے سے یہ سوال کیا ہے۔ اس منڈی کے لئے جو land acquire کی گئی اس بارے میں ہماری بہت سی reservations تھیں۔ بہرحال ان مراحل سے تو ہم گزر گئے ہیں۔ پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) کے تحت آج بھی ہماری منڈی function نہیں کر رہی۔ ہماری منڈی آج بھی 1979 میں بنائے گئے general rules کے تحت function کر رہی ہے۔ میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ ہماری منڈی کو جلد از جلد activate کر کے نئے ایکٹ یعنی پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) اور نئے رولز کے مطابق چلایا جائے۔ یہ منڈی شہباز پور روڈ پر واقع ہے۔ یہ واحد سڑک ہے جو کہ رحیم یار خان شہر، 72 چک اور نیشنل ہائی وے کو ملاتی ہے۔ جب منڈی کو فعال کیا جائے تو وہاں پر parking space کا بھی دھیان رکھا جائے بصورت دیگر اس کی وجہ سے پورے شہر کی to and from ٹریفک متاثر ہو جائے گی۔ یہ میری تجاویز ہیں کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر زراعت! سید عثمان محمود صاحب نے یہ تجاویز دی ہیں۔ انہوں نے کوئی ضمنی سوال نہیں پوچھا۔ کیا آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس منڈی کو پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) کے تحت جلد از جلد functional کیا جائے۔ پیمرا ایکٹ کی regulations وغیرہ مکمل ہو چکی ہیں۔ اس کے rules notify ہوتے رہتے ہیں اور جیسے ہی یہ rules notify ہوں گے تو پھر automatically یہ منڈی پیمرا ایکٹ اور اس کے rules کے تحت ہی govern ہو گی۔ فاضل ممبر نے دوسری بات اس منڈی کی approach کے بارے کی ہے کہ اس منڈی کی طرف ایک ہی سڑک جاتی ہے تو یہ

زمین 2015 میں لی گئی تھی تو اس وقت جنہوں نے یہ زمین حاصل کی تھی انہیں اس issue کو دیکھنا چاہئے تھا۔ اب چونکہ اس پر investment ہو چکی ہے لہذا یہ ایسے ہی چلے گی۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 4273 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 4275 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے وہ ہاؤس میں موجود تھے لیکن اب شاید چلے گئے ہیں۔ چونکہ سید عثمان محمود اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4106 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ ان کی درخواست آئی ہے کہ ان کے سوال کو pending کر لیا جائے تو اس سوال نمبر 4356 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4867 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: مارکیٹ کمیٹی بصیر پور اور منڈی احمد آباد کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

4867*: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور اور مارکیٹ کمیٹی منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کو ختم کر کے ان دونوں مارکیٹ کمیٹیوں کو حجرہ شاہ مقیم تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ضم کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ قیام پاکستان سے پہلے کی موجود تھی اور اس سے علاقہ کے لوگ تاجر اور کاشتکار مستفید ہو رہے تھے مذکورہ کمیٹیوں کو حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مارکیٹ کمیٹیوں کو ختم کرنے کی وجہ سے عوام الناس کو مطلوبہ سہولیات حاصل کرنے کے لئے چالیس سے پچاس کلومیٹر دور کا سفر کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان مارکیٹ کمیٹیوں کو دوبارہ فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو ختم کر کے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا گیا ہے تاہم مارکیٹ کمیٹی منڈی احمد آباد کا وجود پہلے تھا اور نہ ہی اب ہے۔ مزید بر آں سبزی منڈی احمد آباد جو کہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے تابع تھی وہ اب مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم کے زیر کنٹرول پہلے کی طرح اپنا کام کر رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کا قیام 1989 کو عمل میں آیا۔ پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی (PAMRA) ایکٹ 2018 کی دفعہ 30 کے تحت مارکیٹ کمیٹیز (اسٹیبلشمنٹ و کانسٹیٹیوشن) ریگولیشنز 2019 مورخہ 06-12-2019 کو جاری کئے گئے جس کی شق 2(1) کے مطابق پنجاب بھر کی مارکیٹ کمیٹیز کو ان کی تھروپٹ (آمدہ مال) کے مطابق تین کلاسز میں تقسیم کیا گیا۔ سالانہ 125,000 ٹن یا اس سے زیادہ تھروپٹ والی سرکاری منڈیوں کو A کلاس، 75000 ٹن سے لے کر 125,000 ٹن تک سرکاری منڈیوں کو B کلاس اور 75000 ٹن سے کم تھروپٹ والی سرکاری منڈیوں کو C کلاس میں رکھا گیا۔ اس کے مدنظر صوبہ پنجاب کی نئی مارکیٹ کمیٹیوں کا قیام موجودہ سرکاری منڈیوں کی سالانہ اوسط تھروپٹ کی بنیاد پر بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 01-01-2020 عمل میں لایا گیا۔ مذکورہ ریگولیشنز کی ذیلی شق 2(2) کے مطابق اتھارٹی سالانہ اوسط 75000 ٹن سے کم تھروپٹ والی سرکاری منڈیوں کو دوسری مارکیٹ کمیٹیز کے ساتھ ضم کر سکتی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کا تھروپٹ 30,000 ٹن تھا۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے ذمہ بیالیس لاکھ روپے سے زائد کے واجبات ہیں جو مارکیٹ کمیٹی بصیر پور نے اپنے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن و گریجویٹی، فیملی پنشن 10 فیصد حصہ گورنمنٹ اور دوسری مارکیٹ کمیٹیز کے حصہ پنشن و گریجویٹی کی مد میں ادا

کرنے ہیں جبکہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے پاس ماسوائے غلہ منڈی بصیر پور کے کوئی آمدن کا ذریعہ نہ ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے کمزور مالی حالات کی وجہ سے اتھارٹی نے اسے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا ہے کیونکہ مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم کے پاس سرکاری نوٹیفائیڈ غلہ منڈی موجود ہے جو کہ 36 کنال 16 مرلہ رقبہ پر محیط ہے اور نقشہ کے مطابق کل 60 آکشن پلاٹس برائے کمیشن ایجنٹس سبزی و پھل اور غلہ منڈی موجود ہیں جن کی نیلامی مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم نے کرنی ہے اور اس سے تقریباً 25 کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے جس سے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم نا صرف اپنی مالی ضروریات بلکہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے ذمہ واجبات ادا کرنے کے قابل ہو گی۔

(ج) درست نہ ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے ان کی متعلقہ منڈیوں میں کوئی فرق نہ پڑا ہے اور وہ اپنی سہولیات حسب معمول دے رہی ہیں۔ ان منڈیوں میں مارکیٹ کمیٹی کا سب آفس موجود ہے جو منڈیوں کے انتظام کو یقینی بناتا ہے نیز یہ کہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں کوئی جگہ سرکاری سبزی و پھل منڈی کے لئے مختص نہ ہے لیکن وہاں کے کاشتکاروں کو اپنی اجناس کی فروخت کے سلسلے میں کوئی مسئلہ درپیش نہ ہے کیونکہ ان علاقوں کے گردونواح میں 20 سے 22 کلو میٹر کے فاصلے پر بمقام حجرہ شاہ مقیم، دیپالپور اور حویلی لکھا میں سرکاری سبزی و پھل منڈیاں موجود ہیں جہاں وہ اپنی اجناس لے جا کر فروخت کر سکتے ہیں۔

(د) حکومت فی الحال ضم شدہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو درج بالا وجوہات کی بنا پر فعال کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! معزز وزیر کو اس وزارت کا ابھی حال ہی میں چارج ملا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ آج پہلے دن ہی فلور پر ایک بحث ومباحثہ شروع ہو جائے۔ میرے اس سوال کا محکمہ نے حقائق اور واقعات کے بالکل برعکس جواب دیا ہے۔ اگر منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو اس سوال کو pending کر دیا جائے۔ میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور ان

کو اس بارے میں مکمل brief کر دیتا ہوں۔ یہ بڑا اہم معاملہ ہے اور میں بحث و مباحثہ کر کے اس issue کو خراب نہیں کرنا چاہتا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! اس سوال کو آپ pending نہ فرمائیں۔ معزز رکن اس بارے میں اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں میں ان کو انشاءاللہ تعالٰی اس بارے میں مطمئن کروں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! آپ جواب کے جز (ب) کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ اس کی پہلی دس لائنیں ایک سرکاری طریق کار کے مطابق لکھی ہوئی ہیں جو کہ ایک پالیسی کا حصہ ہے لیکن اس جواب کی آخری پانچ لائنیں بالکل حقائق سے ہٹ کر ہیں۔ میں منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ حجرہ شاہ مقیم مارکیٹ کمیٹی میں بصیر پور مارکیٹ کمیٹی کو ضم کیا گیا ہے وہ ایک تھانے پر مشتمل ہے۔ اسی طرح غلہ منڈی بصیر پور پاکستان بننے سے پہلے قائم ہوئی تھی اور اس کی proper building موجود ہے۔ 1989 میں وہاں پر جو مارکیٹ کمیٹی وجود میں آئی وہ دو تھانوں کی حدود پر مشتمل ہے جبکہ حجرہ شاہ مقیم سے بصیر پور کا فاصلہ تقریباً 40/35 کلومیٹر ہے۔ وہاں پر direct road کی کوئی access نہیں ہے۔ محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے ذمے liabilities ہیں۔ سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب میرے بڑے بھائی ہیں اور ان کے ساتھ احترام کا بھی ایک بڑا اچھا تعلق ہے۔ وہ مجھے پورے پنجاب کی کوئی ایک مارکیٹ کمیٹی بتا دیں کہ جس پر liabilities نہیں ہیں۔ میں اس جواب سے مکمل طور پر disagree کرتا ہوں۔ یہ ایک computerized جواب دے دیا گیا ہے۔ بصیر پور مارکیٹ کمیٹی کو حجرہ شاہ مقیم مارکیٹ کمیٹی میں ضم کرنا بالکل مناسب نہیں ہے۔ یہ ایک victimization ہے۔ پی۔ٹی۔آئی حکومت کا نعرہ ہے کہ عوام کو ان کے doorstep پر سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ یہ تو کوئی طریق کار نہیں کہ آپ ایک سہولت کو doorstep سے اُٹھا کر 40/35 کلومیٹر دُور پھینک دیں۔ میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس بارے میں بات کرنے

کے لئے تیار ہوں۔ آپ اس سوال کو pending فرما دیں اور میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ جب پیمرا ایکٹ آیا تو اس کے تحت کچھ مارکیٹ کمیٹیوں کو آپس میں ضم کیا گیا ہے۔ اس کے لئے بنیادی اصول یہی اپنایا گیا ہے کہ جس مارکیٹ کمیٹی میں زیادہ بزنس ہو اس میں کم بزنس والی مارکیٹ کمیٹی کو ضم کر دیا جائے۔ محکمہ نے اپنے جواب میں بصیر پور مارکیٹ کے حوالے سے جن liabilities کا ذکر کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ جیسا کہ میرے فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ بصیر پور غلہ منڈی پاکستان کے قیام سے پہلے سے موجود ہے۔ میں نے اپنے طور پر چیک کروایا ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ بصیر پور غلہ منڈی کا سالانہ بزنس حجرہ شاہ مقیم سے زیادہ ہے اس لئے بصیر پور مارکیٹ کمیٹی کو حجرہ شاہ مقیم مارکیٹ کمیٹی میں ضم نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یہ فیصلہ مجھ سے پہلے ہوا ہے اور میں اس کو revise کرنے کے لئے تیار ہوں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئر مین! میرے بڑے بھائی معزز وزیر زراعت نے میری بات کو on the floor of the House تسلیم کر لیا ہے کہ بصیر مارکیٹ کمیٹی کو حجرہ شاہ مقیم مارکیٹ کمیٹی میں ضم نہیں ہونا چاہئے لہٰذا میرے اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب چیئر مین: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ نے ضمنی سوال کر لیا ہے۔ منسٹر صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس بارے میں بات کرنے کے لئے تیار ہیں اور انہوں نے offer کی ہے کہ وہ آپ کے اس مسئلے کو حل کریں گے لیکن پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ اس سوال کو pending کر دیں۔ یہ زیادتی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئر مین! میری عرض یہ ہے کہ اس حوالے سے کچھ legal requirements پوری کرنا ضروری ہیں۔ میں بھی اس ہاؤس کا ایک طالب علم ہوں اگر یہ سوال dispose e of ہو جائے گا تو پھر کہانی ختم ہو جائے گی اور یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ آپ اس سوال کو pending فرما دیں۔ میں اور منسٹر صاحب اکٹھے بیٹھ جاتے ہیں اور اس مسئلے کا کوئی بہتر حل تلاش کر لیتے ہیں لیکن اگر اس سوال کو pending نہ کیا گیا تو پھر آج ہی کھوتا کھوہ میں چلا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں نے on the floor of the House ایک assurance دی ہے۔ میرے فاضل دوست میرے مزاج سے بھی واقف ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ میری assurance کے بعد اس سوال کو pending کرنے کا کوئی جواز ہے۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ یہ کام غلط ہوا ہے اور میں اس کو rectify کروں گا تو پھر معزز رکن کو میری بات پر مطمئن ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر موصوف نے assurance دے دی ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! اسی issue پر ایک فاضل ممبر نے تحریک التوائے کار بھی جمع کرائی ہوئی ہے تو میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبر سے گزارش کروں گا کہ میں اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہوں تو فاضل ممبر مہربانی کرکے وہ تحریک التوائے کار بھی واپس لے لیں۔

جناب چیئرمین: جب آپ ساتھ بیٹھیں گے تو وہ انشاء اللہ واپس لے لیں گے۔ جی، محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4906 ہے اور میں جواب سے مطمئن ہوں۔ شکریہ

محکمہ زراعت کی جانب سے مسور کی دال کے لئے
سفارش کردہ بیج سے متعلقہ تفصیلات

***4906: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھکر، راجن پور، مظفر گڑھ، جھنگ، سمندری، بہاولپور، گجرات، اور فیصل آباد میں مسور کی کاشت 15 نومبر تک ہو سکتی ہے؟

(ب) صوبہ بھر کے کونسے علاقے مسور کی کاشت کے لئے موزوں ہیں اور محکمہ مسور کی دال کو فروغ دینے کے لئے اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) محکمہ زراعت نے مسور کاشت کرنے کے لئے کون کون سے بیج کی سفارش کی ہے نیز مسور کی دال کے کاشتکاروں کو محکمہ زراعت کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) درست ہے۔

(ب) زیادہ بارش والے بارانی علاقوں اور نہری علاقوں کے اضلاع راولپنڈی، اٹک، جہلم، چکوال، سرگودھا، میانوالی، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاؤالدین، گجرات، جھنگ، چنیوٹ، مظفر گڑھ، راجن پور اور لیہ مسور کی کاشت کے لئے موزوں ہیں تاہم کلراٹھی اور سیم زدہ زمین مسور کی کاشت کے لئے موزوں نہیں ہے۔

اقدامات:

محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف گاؤں کی سطح پر دالوں کے فروغ کے لئے تربیتی پروگرامز منعقد کرتا ہے جس میں کاشتکاروں کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی کی جاتی ہے۔

زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل مسور کی 6 اقسام (مسور85-، مسور93-، پنجاب مسور2009-، چکوال مسور 2010-، پنجاب مسور2019-اور پنجاب مسور2020-) منظور کروائیں۔

محکمہ کاشتکاروں کی سہولت کے لئے اپنی منظور شدہ اقسام اور ان کی بہتر پیداواری ٹیکنالوجی کے نمائشی پلاٹ ان کے علاقوں میں لگانے کا اہتمام کرتا ہے۔

مسور کے زیر کاشت رقبے میں کمی اور ان کے ملکی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ستمبر کاشتہ گنے کی فصل میں مسور کی مخلوط کاشت کی پیداواری ٹیکنالوجی بھی متعارف کرائی گئی۔

(ج) محکمہ زراعت نے مسور کی کاشت کیلئے مسور کی اقسام پنجاب مسور2009-، مرکز2009-، پنجاب مسور2006-، پنجاب مسور 2002-، مسور93-، پنجاب مسور 2019-، پنجاب مسور2020-اور چکوال مسور کی سفارش کی ہے۔

سہولیات:

محکمہ زراعت مسور کی دال کے کاشتکاروں کو اپنی تیار کردہ نئی اقسام کا بیج محدود پیمانے پر مہیا کرتا ہے اس کے علاوہ بیجوں کی مقدار بڑھانے اور کاشتکاروں تک اس کی رسائی کے لئے اپنی منظور شدہ اقسام کا (pre-basic) بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور بیج پیدا کرنے والی مقامی کمپنیوں کو فراہم کرتا ہے۔

مختلف فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں پر 200 سے 800 روپے فی بوری سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5022۔ جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5036 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5046۔ جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5094۔ جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5518۔ محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5522 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں سال 20-2019 میں نہری کھال کو پختہ کرنے اور اوکاڑہ میں کھال کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*5522: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت مالی سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں کسی نہری کھال کو پختہ نہ کیا گیا ہے اگر ہاں تو کھال پختہ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔185 اور 186 ضلع اوکاڑہ میں بھی کسی کھال کو پختہ نہ کیا گیا ہے ضلع اوکاڑہ میں مذکورہ پروگرام کے لئے موجودہ مالی سال 21۔2020 میں کتنا بجٹ رکھا گیا اور کتنی کھال کو اب تک پختہ کیا گیا ہے ان کی تعمیر واخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت مذکورہ حلقوں کے لئے فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے تحت مالی سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں 1871 نہری کھالا جات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے تحت مالی سال 20-2019 میں پی پی۔185 اور 186 ضلع اوکاڑہ میں 32 نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں مذکورہ پروگرام کے لئے موجودہ مالی سال 21-2020 میں نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے -/3,51,22,430 روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے اور 14 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے جن کی تعمیر واخراجات کی مکمل تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! اصلاحِ آبپاشی پروگرام کے تحت مذکورہ حلقوں کے لئے -/3,51,22,430 روپے کے فنڈ مختص کئے گئے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! PP- 185 & 186 کے لئے جو budget allocate کیا گیا تھا اُس میں سے اب تک کتنا بجٹ خرچ ہو گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! ان کا یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ سوال میں انہوں نے بجٹ کی تفصیل نہیں پوچھی تھی لیکن ہم نے اس کو review کیا

ہے تو ہمارا یہ project as per target چل رہا ہے اور اس سہ ماہی کی allocation خرچ ہو چکی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5605 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زرعی منڈیوں کو آپس میں لنک کرنے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***5605: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر میں زرعی منڈیوں کو آپس میں لنک کرنے کا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) زرعی منڈیوں کو آپس میں لنک کرنے کے منصوبہ پر کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ بھر کی زرعی اجناس کی منڈیاں بذریعہ متعلقہ مارکیٹ کمیٹی نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) کی ویب سائٹ www.amis.pk کے ساتھ 2007 سے آپس میں منسلک ہیں اس منصوبہ کے تحت کاشتکاروں اور صارفین کی معلومات کے لئے پنجاب کی تمام زرعی منڈیوں میں فروخت ہونے والی زرعی اجناس کے نرخ روزانہ کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔

(ب) اس سوال کا جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5660۔ سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 5730 pending کیا

جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 5835pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5912۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5913 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال نمبر 5964۔ محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال نمبر 5965 بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 5975 pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالرؤف کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 6013 pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 6022 pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6053 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6073۔ محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6189۔ چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال نمبر 6206 بھی چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ ساجدہ بیگم!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! سوال نمبر 6249 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: پی پی۔83 میں پختہ کھالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6249: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔83 خوشاب میں اس وقت کتنے پختہ کھالے موجود ہیں؟

(ب) ان کھالوں سے کتنے ایکڑ اراضی سیر اب ہوتی ہے؟

(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر کب ہوئی تھی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی۔83 خوشاب میں اس وقت 380 پختہ کھالے موجود ہیں۔

(ب) ان کھالوں سے تقریباً 1,41,857 (ایک لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سو ستاون) ایکڑ اراضی سیر اب ہو رہی ہے۔

(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر موجودہ مالی سال 21-2020 میں ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

کھال نمبر	چک نمبر	تحصیل وضلع	تاریخ تکمیل پختگی
26042/L	47MB	خوشاب	02-12-2020

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 6271 کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6432 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کا ڈی اے پی کھاد پر سبسڈی دینے کے طریق کار اور زمین کی شرط سے متعلقہ تفصیلات

*6432: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت کا DAP کھاد پر سبسڈی کا کیا طریق کار ہے کیسے Apply کیا جاسکتا ہے؟

(ب) کم سے کم کتنی بوری خرید سکتے ہیں؟

(ج) اگر یہ سبسڈی چھوٹے کاشتکاروں کے لئے ہے تو اس سبسڈی کو حاصل کرنے کے لئے کم از کم کتنی زمین کا مالک ہونا ضروری ہے یا زیادہ سے زیادہ کتنی زمین ہونی چاہئے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ صرف 5 Coupons پر سبسڈی دے رہی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب کا کسان DAP اور دیگر کھادوں یعنی NP,SSP,SOP,MOP,NPK کھادوں پر سبسڈی حاصل کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ زراعت (توسیع) کے دفتر سے اپنی رجسٹریشن کرواتا ہے۔ بعد ازاں درج بالا کھادوں کی بوری کے منہ میں آدھا اندر آدھا باہر سلائی / چسپاں Subsidy Voucher پر درج شدہ پوشیدہ نمبر کو اپنے شناختی کارڈ نمبر کے ہمراہ 8070 پر SMS کرتا ہے اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کی طرف سے واپسی تصدیقی SMS وصول کرتا ہے۔ اپنی باری آنے پر کسان کو سبسڈی کی رقم کا Transaction ID بذریعہ SMS بھیجا جاتا ہے جسے دکھا کر کسان متعلقہ Branch Less Banking Operator کے فرنچائز ڈیلر (Franchise Dealer) سے بائیو میٹرک ویریفکیشن (Bio-Matric Verification) کے بعد سبسڈی کی رقم وصول کرتا ہے۔

(ب) کسان اپنی ضرورت کے مطابق کھادیں خرید سکتا ہے تاہم مجموعی طور پر ہر کسان ایک سال میں اپنے شناختی کارڈ پر زیادہ سے زیادہ 20 بوری پر سبسڈی وصول کر سکتا ہے۔

(ج) کھادوں پر سبسڈی پنجاب کے تمام کسانوں کے لئے ہے۔ یہ کھادوں کی مقرر کردہ بوریوں کی تعداد پر دی جاتی ہے اس کے لئے زمین کا کم یا زیادہ ہونا معیار نہیں ہے۔

(د) پنجاب کے کسان اپنے شناختی کارڈ پر DAP,NP,SSP,NPK کھادوں کی 20 بوریوں جبکہ MOP,SOP کی 10 بوریوں پر سبسڈی لے سکتا ہے تاہم مجموعی طور پر ہر کسان اپنے شناختی کارڈ پر زیادہ سے زیادہ 20 بوری پر سبسڈی وصول کر سکتا ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! انہوں نے جز (الف) میں بتایا ہے کہ متعلقہ محکمہ زراعت کے دفتر سے کسان اپنی رجسٹریشن کراتے ہیں تو اس رجسٹریشن کا طریق کار بتا دیجئے گا؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! کسان محکمہ زراعت کے پاس اپنا نام درج کراتے ہیں جس سے اُن کی رجسٹریشن ہو جاتی ہے۔ سبسڈی ووچر پر ایک secret number درج ہوتا ہے جو SMS کیا جاتا ہے اور پھر سبسڈی ملتی ہے اور یہ بہت ہی آسان process ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! محکمہ سبسڈی کو simplify کیوں نہیں کر دیتا کہ جو کسان کوئی بوری خریدے گا تو اُس کو direct subsidy مل جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنی سبسڈی کی رقم ہو اس سے پوری کھاد کی قیمتوں میں کمی کر دی جائے۔ یہ ایک سادہ طریقہ ہے لیکن ہم نے جو طریق کار اختیار کیا ہے کہ سبسڈی واؤچر سے ایک کسان صرف پانچ کھاد کے تھیلوں پر سبسڈی لے سکتا ہے۔ اس کے پیچھے سوچ یہ ہے کہ چھوٹے کسان کو فائدہ ہو اور اس سے چھوٹا کسان ہی فائدہ اٹھا سکے اور جو زیادہ مقدار میں کھاد کے تھیلے لیتا ہے وہ تمام تھیلوں پر سبسڈی نہ لے سکے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! انہوں نے جو طریق کار رکھا ہوا ہے۔ چھوٹے کاشتکاروں یا کسانوں کو SMS یا رجسٹریشن کے پیچیدہ طریق کار کا پتا ہی نہیں ہوتا۔ اس وقت جو مقامی طور پر practice چل رہی ہے وہ یہ ہے کہ ایک بندہ سب سے تھیلے خرید لیتا ہے اور پھر آگے فروخت کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہ طریق کار غریب اور عام لوگوں کے لئے مشکل ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ ایک کھاد کے تھیلے پر کتنی سبسڈی دے رہے ہیں۔ آپ مجھے کھاد پر دی جانے والی سبسڈی کی رقم کا بتا دیں کہ وہ کیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! اس وقت DAP کی بوری پر 1000/- روپے کی سبسڈی دی جا رہی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ اس وقت DAP کے تھیلے کی کیا قیمت ہے؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! آج کل DAP کا تھیلا 4400/-روپے کا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! میں نے آج ہی 4700/-روپے میں خریدا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6433 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گندم کے بیج پر سبسڈی کے حصول کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*6433: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کی گندم کے بیج پر سبسڈی کا کیا طریق کار ہے کیسے Apply کیا جا سکتا ہے؟

(ب) سبسڈی پر کم سے کم کتنی بوری لے سکتے ہیں؟

(ج) سبسڈی لینے کے لئے کتنے ایکڑ زمین ہونی چاہئے؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ پنجاب کا کاشتکار کھادوں و دیگر سبسڈیز حاصل کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ زراعت (توسیع) کے دفتر سے اپنی رجسٹریشن کرواتا ہے۔ حکومت پنجاب رجسٹرڈ کاشتکاروں کو گندم کی منتخب اقسام اکبر 19، اناج 17-، اجالا 16-، مرکز 19، فخر بھکر، غازی 19، بورلاگ 16، پاکستان 13، زنکول 16، گولڈ 16، بھکر سٹار، فتح جنگ 16، احسان 16 اور بارانی 17 کا تصدیق شدہ بیج بذریعہ پری کوالیفائیڈ سیڈ کمپنیاں بمع 100 گرام پھپھوندی کش زہر کے لئے 1200/-روپے فی بوری (50 کلو گرام) سبسڈی دے رہی ہے۔ بعد ازاں رجسٹرڈ کاشتکار سبسڈی حاصل کرنے کے لئے اپنے موبائل فون پر شناختی کارڈ نمبر space درج بالا اقسام گندم کی بوری کے منہ میں آدھا اندر آدھا باہر سلائی / چسپاں Subsidy Voucher پر درج شدہ پوشیدہ واؤچر نمبر لکھ کر 8070 پر SMS کرتا ہے اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کی طرف سے واپسی تصدیقی

SMS وصول کرتا ہے۔ اپنی باری آنے پر کسان کو سبسڈی کی رقم کا Transaction ID بذریعہ SMS بھیجا جاتا ہے جسے دکھا کر کسان متعلقہ Branch Less Banking Operator کے فرنچائز ڈیلر (Franchise Dealer) سے بائیو میٹرک ویریفکیشن (Bio-Metric Verification) کے بعد سبسڈی کی رقم وصول کرتا ہے۔

(ب) منتخب اقسام کے 5 تھیلے برائے 5 ایکڑ ایک رجسٹرڈ کاشتکار کو سبسڈی پر مل سکتے ہیں۔

(ج) رقبے کی کوئی قید نہیں۔ صرف رجسٹرڈ کاشتکار "پہلے آئیں پہلے پائیں" کی بنیاد پر سبسڈی حاصل کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا کسانوں کی رجسٹریشن کا وہی طریق کار ہے جو آپ نے پہلے بتایا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! رجسٹریشن کا یہی طریق کار ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ پانچ تھیلے برائے پانچ ایکڑ ایک رجسٹرڈ کاشتکار کو مل سکتے ہیں۔ کیا آپ کا ارادہ ہے کہ یہ تعداد بڑھائی جائے کیونکہ پانچ تھیلے بہت کم ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! ہمارا ارادہ ہے کہ آئندہ سبسڈی کی رقم کو بڑھایا جائے تاکہ کسانوں کو زیادہ فائدہ ہو۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جنوبی پنجاب میں جعلی زرعی ادویات کی ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*4273: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں محکمہ زراعت کی ملی بھگت سے جعلی زرعی ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) حکومت کا اس معاملہ میں کیا چیک اینڈ بیلنس ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔کاشتکاروں کو کوالٹی زرعی زہریں فراہم کرنا حکومت وقت کی بنیادی ذمہ داری ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے محکمہ زراعت شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز کے تحصیل اور ضلعی سطح پر پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز زرعی ادویات کی دکانوں سے نمونہ جات حاصل کر کے ان کی تصدیق کے لئے لیبارٹری بھجواتے ہیں اور ناقص اور غیر معیاری نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف مقدمات درج کروائے جاتے ہیں۔اسی طرح غیر معیاری / جعلی زرعی ادویات کی تیاری میں ملوث فیکٹریوں پر خفیہ چھاپہ جات مارے جاتے ہیں جن میں نہ صرف جعلی زرعی ادویات کو موقع پر قبضہ میں لیا جاتا ہے بلکہ ان کی تیاری میں ملوث ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے مقدمات بھی درج کروائے جاتے ہیں۔

جنوبی پنجاب کے 14 اضلاع کی اس ضمن میں سال 2019 اور سال 2020 کی کارکردگی درج ذیل ہے۔

سال	تعداد نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	ایف آئی آر رجسٹرڈ	گرفتار ملزمان	تعداد چھاپے	مقدار / وزن ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات	مالیت ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات
2019	5671	165	156	70	131	2,16,652 کلوگرام اور 26,938 لیٹر	11,39,71,073/- روپے
2020 (اگست)	3548	119	132	126	126	30,778 کلوگرام اور 12,775 لیٹر	7,24,74,678/- روپے

مزید بر آں سال 2019 اور 2020 میں اب تک 27 جعلی کمپنیاں، 10 فیکٹریاں) جہاں پر جعلی زرعی زہریں بنائی جاتی تھیں(اور 2 لاکھ 37 ہزار جعلی لیبل کو پکڑا گیا اور قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اب تک 71 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں عدالت نے 12 ملزمان کو 2 سال تک کی جیل کی سزائیں سنائی ہیں اور کل -/18,83,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اس ضمن میں صوبائی سطح پر ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کے چیئرمین ایڈیشنل سیکرٹری زراعت ہیں جبکہ ضلعی سطح پر ٹاسک فورس کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جن کے چیئرمین ڈپٹی کمشنرز اور ممبران میں محکمہ زراعت، پولیس، پراسیکیوشن، کاشتکاروں، زرعی ادویات کی کمپنیوں اور ڈیلروں کے نمائندے شامل ہیں اور یہ ٹاسک فورس کمیٹیاں ہر ماہ زرعی انسپکٹرز اور دیگر محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہیں۔ مزید بر آں ٹاسک فورس کی ہیلپ لائن کا موبائل نمبر تمام سرکاری دفاتر، زرعی ادویات و کھادوں کی دکانوں اور دیگر نمایاں جگہوں پر واضح طور پر بذریعہ پینافلیکس آویزاں کیا گیا ہے جس پر کی گئی شکایت پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جنوبی پنجاب میں کپاس کی پیداوار کے متاثر ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4275: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی ہے؟

(ب) اس حوالے سے حکومت نے کوئی واضح پالیسی دی ہے یا نہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار متاثر ہوئی ہے کماد کی آبپاشی کے لئے درکار پانی کے زیادہ استعمال سے ہوا کی نمی میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے کپاس پر نقصان دہ کیڑے مکوڑوں کا

حملہ بھی بڑھ جاتا ہے جبکہ کپاس کو صرف گرم اور خشک آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے ان جملہ عوامل نے کپاس کی پیداوار کو متاثر کیا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی فصل کو فروغ دینے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں:

1۔ پنجاب حکومت نے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے بیج پر 2 لاکھ ایکڑ رقبہ پر 1000/- روپے فی ایکڑ سبسڈی کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ سہولت پچھلے سال بھی میسر تھی۔

2۔ کپاس پر تحقیق میں بہتری کے لئے جدید سہولیات سے آراستہ ایک تحقیقی ادارہ برائے کپاس ملتان میں قائم کیا جارہا ہے جس پر کل 320.363/- ملین روپے لاگت آئے گی۔

3۔ کپاس کا بیج پیدا کرنے کے لئے ایک ریسرچ اسٹیشن ضلع راجن پور میں تعمیر کیا جارہا ہے جس پر کل 175.350/- ملین روپے لاگت آئے گی۔

4۔ کپاس کی فصل پر سفید مکھی کے موثر تدارک کے لئے وفاقی حکومت کے اشتراک سے زرعی زہروں پر سبسڈی کے لئے 4.4 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے تحت چلنے والے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

***4106: سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ہذا کے کس کس شعبہ جات کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(ب) ضلع میں کون کون سے زرعی آلات پر کتنے کسانوں کو سبسڈی دی گئی؟

(ج) سال 2016-17 اور 2017-18 کے دوران کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا اور مزید کتنے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے اور مقصد ہذا کے لئے مالی سال 2019-20 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ہذا کے درج ذیل منصوبہ جات جاری ہیں۔

شعبہ	جاری منصوبہ جات
1۔توسیع	1۔ایکسٹینشن سروس2 O.(سائل سمپلنگ،واٹر سیمپلنگ،کسان رجسٹریشن)
	2۔گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ڈی پلاٹ گندم، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی زرعی آلات گندم، جپسم کی رعائتی قیمت پر فراہمی)
	3۔کماد کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ڈی پلاٹ کماد، زرعی آلات کماد)
	4۔قومی پروگرام برائے تیل دار اجناس (ڈی پلاٹ سورج مکھی، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی)
2۔ریسرچ	1۔ایکسٹینشن سروسز2 O.
	Commissioned Research for Development of Cotton Seed -2
3۔اصلاح آبپاشی	1۔پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ
	2۔قومی منصوبہ برائے اصلاح کھالاجات (فیز-II) پنجاب
	3۔منافع بخش زراعت کے فروغ کے لئے ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب
4۔کراپ رپورٹنگ سروس	پنجاب فصل بیمہ (تکافل) پروگرام

(ب) ضلع میں گندم اور کماد کی پیداوار بڑھانے کے لئے اس سال مندرجہ ذیل زرعی آلات سبسڈی پر دیئے جارہے ہیں۔

نام زرعی آلات(0٪ سبسڈی)	مختص تعداد	نام زرعی آلات(50٪ سبسڈی)	مختص تعداد
1۔زیرو ٹیلج ڈرل	17	6۔چیزل ہل	83
2۔ڈرائی سوئنگ ڈرل	28	7۔شوگر کین پلانٹر	42
3۔وتر سوئنگ ڈرل	10	8۔گرینولر پیسٹی سائیڈ ایپلیکیٹر	07
4۔ویٹ بیڈ پلانٹر	05	9۔شوگر کین ریجر	42
5۔سلیشر	05		

مزید برآں شعبہ اصلاح آبپاشی کی جانب سے سال 20-2019 میں 75 کاشتکاروں کو لیزر لینڈ لیولرز سبسڈی پر مہیا کئے جارہے ہیں۔

(ج) سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران 236 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا اور موجودہ مالی سال 20-2019 میں مزید 250 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے اور مقصد ہذا کے لئے 30 کروڑ 70 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

پاکپتن: محکمہ زراعت کے دفاتر، فارم، ریسرچ سنٹرز کی تعداد اور بیجوں کی ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

*5022: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے کتنے دفتر فارم و ریسرچ کتنے ایکڑ رقبہ پر ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے فارم وریسرچ سنٹروں پر کس کس فصل کی پیداوار بڑھانے کے لئے ریسرچ کی جاتی ہے اور ان زرعی فارم وریسرچ سنٹروں پر کون کون سی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) سال 2020 میں ضلع پاکپتن کے زرعی فارموں کے کتنے رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی کتنی پیداوار حاصل ہوئی کس کس کو فروخت کی گئی اور حاصل ہونے والی رقم کتنی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے زیر سایہ 21 دفاتر ہیں جبکہ 3 فارم و ریسرچ سنٹرز 1127 ایکڑ 2 کنال 3 مرلہ رقبہ پر واقع ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے فارم و ریسرچ سنٹروں پر ریسرچ ورک اور کاشتہ فصلات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1 "گورنمنٹ سیڈ فارم دھکڑ، پاکپتن"

سیڈ فارم ہونے کی وجہ سے یہاں پر صرف بیج بڑھانے کے لئے فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔ خریف 2019ء میں دھان، باجرہ، تِل، مکئی، جوار اور پٹ سن جبکہ ربیع 20-2019 میں گندم، سرسوں، جئی، چنے اور برسیم کی فصلات کاشت کی گئیں۔

2 "سٹرس جرم پلازم یونٹ، پاکپتن"

جرم پلازم یونٹ محمد نگر فارم، عارف والا ضلع پاکپتن پر کوئی ریسرچ نہیں کی جاتی البتہ مختلف انواع واقسام کی ترشاوہ سائن اور روٹ سٹاک ورائٹی کو ایک جگہ پر یکجا

کر کے ان کی دیکھ بھال کرنا اصل مقاصد میں شامل ہے۔ ان ورائٹیوں سے حاصل ہونے والی پیوندکاری کی قلموں کو محکمہ کی طرف سے مختلف رجسٹرڈ نرسریوں کو بلا معاوضہ مہیا کیا جاتا ہے تا کہ اچھی اقسام کے ترشاوہ پھلوں کے پوداجات مہیا کئے جاسکیں۔ سال20-2019 میں تقریباً7500 پودوں کی پیوندکاری کرنے کے لئے بڈ مٹیریل رجسٹرڈ نرسری کو مہیا کیا گیا ہے۔

3 گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر

گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر کا بنیادی مقصد بیجوں کی افزائش ہے جس کے لئے قومی / صوبائی تحقیقی اداروں سے مختلف فصلات مثلاً گندم، دھان، مکئی چارہ، کینولا اور برسیم کے پری بیسک بیج لے کر کاشت کئے جاتے ہیں۔ متذکرہ بیجوں کی کاشت سے حاصل ہونے والے بنیادی بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن و دیگر سیڈ کمپنیوں کو بیچے جاتے ہیں تا کہ وہ کاشتکاروں کو معیاری بیج فروخت کریں۔

(ج) سال20-2019 میں ضلع پاکپتن کے زرعی فارموں پر کاشت گندم کے رقبہ، پیداوار، فروخت اور حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ سیڈ فارم دھکڑ، پاکپتن

گورنمنٹ سیڈ فارم دھکڑ، پاکپتن پر391ایکڑ اور 2 کنال رقبہ پر گندم کاشت کی گئی جس سے 2,43,217کلوگرام پیداوار حاصل ہوئی، تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام فصل	رقبہ(A-K-M)	پیداوار فی ایکڑ (منوں میں)	کل پیداوار (کلوگرام)	چارجز کٹائی و پھنڈائی وغیرہ(کلوگرام)	خالص / صافی (کلوگرام)
1۔	گندم خود کاشت	92-05-00	35.38	131101	420	130681
2۔	گندم پٹہ داران	298-05-00	26.31	314220	32680	112536
میزان						243217

جس میں سے 1,81,001 کلو گرام گندم پنجاب سیڈ کارپوریشن، ساہیوال اور المدینہ کمیشن شاپ، پاکپتن کو فروخت کی گئی جس سے -/ 71,54,612 روپے کی رقم حاصل ہوئی، تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آرگنائزیشن / ایجنسی	مقدار (کلوگرام)	کٹوتی (کلوگرام)	خالص وزن (کلوگرام)	ریٹ روپے فی 40 کلوگرام	رقم (روپے)	کیفیت
1۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن، ساہیوال	97001	299	96702	1448	3500612	رقم گورنمنٹ خزانے میں بذریعہ چالان نمبر 17 مورخہ 09-07-2020 جمع کروادی گئی
2۔ المدینہ کمیشن شاپ، بونگہ حیات پاکپتن	84000	-	84000	1740	3654000	رقم گورنمنٹ خزانے میں بذریعہ چالان نمبر 59 مورخہ 09-09-2020 جمع کروادی گئی

بطور بیج گندم 62,216 کلو گرام فارم ہذا کے سٹوروں میں موجود تھی جو کہ آئندہ فصل گندم کے لئے زمیندار حضرات، پرائیویٹ کمپنیز اور پٹہ داران کو دی جانی تھی۔ گندم کی کاشت جاری ہے اور تاحال 14947 کلو گرام گندم فارم ہذا کے سٹوروں میں موجود ہے۔

2۔ سٹرس جرم پلازم یونٹ، پاکپتن

جرم پلازم یونٹ پر گندم کاشت نہیں کی جاتی۔

3۔ گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر

20-2019 میں گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر پر 135 ایکڑ 4 کنال 18 مرلے رقبہ پر گندم کاشت کی گئی جس سے کل 4800 من (اوسط پیداوار 35.4 من فی ایکڑ) پیداوار حاصل ہوئی۔ مذکورہ مقدار سے 1060 من مزدوری و تھریشنگ اور 1499 من پٹہ داران کا حصّہ نکالنے کے بعد بشمول 240 من پٹہ داران سے وصولی اور 1000 من حصّہ سرکار اس کے علاوہ 1241 من خود کاشتہ پیداوار گندم سے 2481 من سے 1696 من گندم مبلغ 1448 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال اور 785 من گندم محکمہ خوراک کو مبلغ 1400 روپے فی 40 کلو گرام فروخت کی گئی۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن سے 2455808 روپے اور محکمہ خوراک سے 1099000 روپے حاصل ہوئے جو کہ خزانہ سرکار میں جمع کروا دیئے گئے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال کی اراضی کی تعداد اور سیڈ پروسیسنگ پلانٹ سے کسانوں کو بیج کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***5036: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کی ساہیوال میں کتنی اراضی کہاں کہاں ہے؟

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں گندم، کپاس، چاول، تیل دار اجناس اور چارہ جات کا کتنا کتنا بیج سالانہ تیار ہوتا ہے؟

(ج) یکم جنوری 2019 سے اس سیڈ پروسیسنگ پلانٹ سے گندم، کپاس اور چارہ جات کا کتنا بیج کسانوں کو فراہم کیا گیا کس کس نرخ پر فراہم کیا گیا؟

(د) ساہیوال میں کتنا کس کس فصل کا بیج سالانہ تیار کیا جاتا ہے؟

(ہ) ساہیوال کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کسانوں سے بیج لے کر آگے بھی فروخت کیا جاتا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ فارم ساہیوال کے پاس رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

رقبہ واقع	کل رقبہ (ایکڑوں میں)	خود کاشتہ رقبہ (ایکڑوں میں)	غیر قانونی پٹہ داران / قابضین) ایکڑوں میں)
چک نمبر 90/9-L ساہیوال	175.5	103	72.5
چک نمبر 92/9-L ساہیوال	236	56.5	179.5
میزان	411.5	159.5	252

252 ایکڑ رقبہ جو کہ پٹہ داران کے غیر قانونی قبضہ میں ہے اس کا کیس ہائی کورٹ ملتان میں زیر سماعت ہے۔

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ ساہیوال میں سالانہ گندم، کپاس، دھان، تیلدار اجناس اور چارہ جات کا بیج درج ذیل مقدار میں تیار ہوتا ہے:

نام فصل	گندم	کپاس	دھان	تیل دار اجناس	چارہ جات
مقدار بیج (میٹرک ٹن)	7268	ساہیوال میں تیار نہیں کیا جاتا	2103	82	233

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ ساہیوال میں یکم جنوری 2019 سے درج ذیل بیج کسانوں کو فراہم کیا گیا:

نام فصل	گندم	دھان	مکئی	چارہ جات	تیل دار اجناس
مقدار بیج) میٹرک ٹن)	267.75	102.36	55.84	1945.33	25.91

(د)

نام فصل	بیگ (کلوگرام)	تعداد بیگ	نام فصل	بیگ (کلوگرام)	تعداد بیگ
گندم	50	145355	دھان	20	105118
جئی	30	4002	جئی	50	1280
کینو لا	05	5182	سورگھم	10	2449
مٹر	20	9850	مٹر	50	63
برسیم	10	702	مکئی(Synthetic)	20	86488
مکئی(Hybrid)	10	5584			

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں گندم، دھان، مکئی، مٹر، برسیم، جئی کا بیج رجسٹر کاشتکاروں کے پاس کاشت کروایا جاتا ہے جو فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق پروکیور کیا جاتا ہے۔ ساہیوال میں ٹوٹل 150 رجسٹر گروور (کاشتکار) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ مالی سال 20-2019 میں درج ذیل فصلوں کا بیج خرید ا گیا:

بیج فصل	پروکیورمنٹ (منوں میں)
گندم	299045
پیڈی فائن	25165
پیڈی کورس	11687
مکئی چارہ	9593
جئی	6077
برسیم	135

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے مختلف فصلوں کو پراسیس کرنے کے بعد اس بیج کو پنجاب بھر میں 18 مراکز کو بھیجا جاتا ہے جو وہاں سے براہ راست کسانوں اور صوبہ بھر میں رجسٹرڈ 1800 ڈیلرز حضرات کو فروخت کیا جاتا ہے۔ ساہیوال کے رجسٹرڈ ڈیلرز کی تعداد 200 ہے کسانوں کو فراہم کردہ بیج کی اقسام اور مقدار کی تفصیل جز (ج) میں فراہم کر دی گئی ہے۔

ضلع خانیوال میں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رقم و دیگر تفصیلات

*5046: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شعبہ اصلاح آبپاشی کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مد وائز کتنا تھا اور کتنا بجٹ کھالہ جات کو پختہ کرنے و توسیع دینے کے لئے مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع خانیوال میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کھالوں کے نمبر اور جس گاؤں کے ہیں ان کے نام بتائیں نیز ہر کھالہ پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی اور کتنی رقم کسانوں سے وصول کی گئی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی کس کس عہدہ اور گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) حکومت خالی اسامیاں کب تک پر کرے گی؟

(ہ) مالی سال 21-2020 میں کتنے اور کون کون کھالہ جات پختہ کرنے کا منصوبہ ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ترقیاتی بجٹ (روپوں میں)	غیر ترقیاتی بجٹ (روپوں میں)	کل بجٹ (روپوں میں)
13,78,06,978/-	6,77,27,671/-	20,55,34,649/-

کھالہ جات کو پختہ کرنے اور اضافی پختگی کے لئے -/13,78,06,978 روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع خانیوال میں 69 نہری و غیر نہری کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں شعبہ اصلاح آبپاشی میں کل 88 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 15 اسامیاں خالی ہیں۔ پُر اور خالی اسامیوں کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت نے گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا ہے جب کہ گریڈ 1 تا 15 تک کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے۔ یہ پابندی جیسے ہی ختم ہو گی ان اسامیوں کو بھی پُر کر لیا جائے گا۔

(ہ) مالی سال 21-2020 میں 15 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: محکمہ زراعت کے دفاتر، ملازمین اور ریسرچ کے اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

5094*: جناب منیب الحق: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں کس کس شعبہ کے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وائز کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے ریسرچ کے کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں ہر ادارہ کی زمین مع ملازمین کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اس ضلع کی محکمہ زراعت کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ زراعت کس کس نئی فصل یا درخت کی اقسام پر کام کر رہا ہے اور اس محکمہ کی ایک سال کی کارکردگی بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے ضلع اوکاڑہ میں 29 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کے جائے مقام کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کل 413 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی عہدہ و گریڈ وائز تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں ریسرچ سے متعلقہ اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ	ریسرچ ادارے کا نام	زمین ادارہ	تعداد ملازمین
اصلاح آبپاشی	تحقیقی ادارہ اصلاح آبپاشی، رینالہ خورد، اوکاڑہ	75ایکڑ	17

تحقیقی ادارہ اصلاح آبپاشی کے ملازمین کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ہذا کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

بجٹ سال	سیلری (Salary)	نان سیلری (Operational)	کل بجٹ
2019-20	19,26,22,255/- روپے	17,22,17,245/- روپے	36,48,39,500/- روپے

(ہ) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ اصلاح آبپاشی نے دوسرے تحقیقاتی اداروں (تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی وباجرہ، یوسف والا ،ساہیوال اور تحقیقاتی ادارہ برائے آلو،ساہیوال) کے اشتراک سے مکئی اور آلو پر پانی کے بہتر استعمال کے لئے آزمائشی تحقیق کی جس کے تین مقالے شائع ہوئے۔ مزید برآں کپاس ،چاول ،امرود اور کینو پر بھی پانی کے بہتر استعمال کے لئے آزمائشی تحقیق کی گئی جو کہ رواں مالی سال میں بھی جاری ہے تاکہ کم پانی سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکے۔ محکمہ زراعت کی ایک سالہ کارکردگی ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2019 میں کھالہ جات کو پختہ کرنے کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5518: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2019 میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے میں کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کی جانب سے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں 5032 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا۔

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے 8626.146 ملین روپے خرچ کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	پختہ کردہ کھالہ جات کی تفصیل	
	تعداد	اخراجات (ملین روپے)
2018-19	2350	4237.007
2019-20	2682	4389.139
میزان	5032	8626.146

رحیم یار خان میں زرعی یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*5660: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) زرعی کالج رحیم یار خان کا موجودہ Status اور طلباء کی تعداد، فیکلٹیز اور شعبہ جات کے بارے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا تقریباً پچاس لاکھ آبادی کے زرعی پیداوار کے ضلع کو باقاعدہ زرعی یونیورسٹی کی ضرورت ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک رحیم یار خان میں زرعی یونیورسٹی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) اِنسروس زرعی تربیتی ادارہ (زرعی کالج) رحیم یار خان زرعی تعلیم کا ایک اہم ادارہ ہے جس میں فیلڈ اسسٹنٹ کی پری سروس تربیت کے لئے تین سالہ ڈپلومہ ان ایگریکلچرل سائنسز (DAS) کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں محکمہ زراعت (ایکسٹینشن توسیع و اڈاپٹیو ریسرچ) کے اِنسروس افسران، فیلڈ اسسٹنٹ، اور بیلداران کی صلاحیت کی تعمیر کے لئے اِنسروس تربیتی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ ادارہ ہذا میں ہر سال جنوبی پنجاب کے 9 اضلاع کے 100 طلباء کو مذکورہ ڈپلومہ کورس میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ اس وقت تین سالہ ڈپلومہ کورس میں تینوں کلاسز میں 283 طلباء زیر تعلیم ہیں جنہیں ایگرانومی، پلانٹ پروٹیکشن، فارم میکانائزیشن اور فارم مینجمنٹ، ایگریکلچر ایکسٹینشن، سوائل سائنس اور باغبانی کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے۔ ٹیچنگ فیکلٹی اِنسروس زرعی تربیتی ادارہ (زرعی کالج) رحیم یار خان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیم	متعلقہ مضامین
1	امتیاز احمد	ڈائریکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایگرانومی	ایگری بزنس، فارم مینجمنٹ
2	اشفاق احمد	ڈپٹی ڈائریکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایکسٹینشن	ایگریکلچر ایکسٹینشن
3	جمیل الرحمان	سینئر انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایگرانومی	ہارٹیکلچر، آئی ٹی، اسلامیات
4	عثمان خالد	انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر انجینئرنگ	ایگریکلچر انجینئرنگ، اردو، مطالعہ پاکستان
5	ارجد حسین	انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر انٹومالوجی	ایگریکلچر انٹومالوجی اینڈ پیتھالوجی
6	عبدالوحید	فارم مینجر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر سائل سائنس	سائل سائنس
7	محمد افتخار بشیر	انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایگرانومی	ایگرانومی، انگلش

(ب) جی نہیں کیونکہ ضلع رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے عرصہ دو سال سے فیکلٹی آف ایگریکلچر کے باقاعدہ طور پر گریجویٹ کورسز شروع کر دیئے ہیں اور ہر سال بی ایس سی ایگریکلچر میں 100 طلباء کو F.Sc کی بنیاد پر داخلہ دیا جاتا ہے۔

(ج) بہاولپور اور رحیم یار خان میں زرعی کالجز موجود ہیں جو کہ علاقے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں اس لئے ایک نئی اور علیحدہ زرعی یونیورسٹی کا قیام ضروری نہیں ہے۔

صوبہ میں ٹڈی دل سے ہونے والے نقصان کے تخمینہ سے متعلقہ تفصیلات

*5912: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا 20-2019 میں صوبہ بھر میں ٹڈی دل سے ہونے والے نقصان کا تخمینہ لگایا گیا ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ٹڈی دل کے آئندہ حملہ سے فصلوں کو محفوظ بنانے کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) متعلقہ نہیں ہے۔

(ب) فروری 2019 میں ٹڈی دل کا ابتدائی حملہ بلوچستان اور سندھ کے ساحلی علاقوں میں شروع ہوا جو کہ جولائی 2019 میں پنجاب تک پھیل گیا۔ فروری 2019 میں ہی وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن اور صوبائی حکومت نے مل کر اس کیڑے پر قابو پانے کے لئے مانیٹرنگ اور کنٹرول آپریشن کیا۔

ٹڈی دل کے مؤثر کنٹرول کے لئے ڈیڑھ سال پر محیط ایک نیشنل ایکشن پلان تشکیل دیا گیا ہے جس کی 3 سطحیں ہیں پہلی سٹیج جنوری 2020 تا جون 2020 اور دوسری جولائی 2020 تا دسمبر 2020 جبکہ تیسری جنوری 2021 تا جون 2021 ہے۔

ٹڈی دل کے آئندہ کنٹرول کے لئے قومی ایکشن پلان سٹیج تھری تیار کیا گیا ہے جس میں علاقوں کا سروے، کنٹرول کا تخمینہ، کنٹرول کے اہداف اور فنڈز شامل ہیں جس کی تاحال لوکسٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضرورت نہ پڑی ہے۔

پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دل کے کنٹرول کے لئے 54 ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمرجنسی صورتحال کے لئے 908 ٹیمیں 1,26,000 لیٹر پیسٹیسائیڈز، 20 وہیکل ماؤنٹڈ سپریئرز اور 1619 شولڈر ماؤنٹڈ سپریئرز کا ذخیرہ موجود ہے۔

ٹڈی دل کی افزائش کی ابتدائی حالتوں کو تلف کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5913: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹڈی دل کا انڈوں، بچوں اور ہاپرز کی حالتوں میں تدارک یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے حکومت نے خصوصی اقدامات اٹھائے ہیں ان خصوصی اقدامات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ٹڈی دل کے انڈوں کی حالت میں خاتمہ کے لئے کچھ رقبہ پر (Deep Ploghing) گہرے ہل چلائے گئے جس کا خاطر خواہ نتیجہ سامنے آیا جبکہ بچوں اور ہاپرز کو کنٹرول کرنے کے لئے میلاتھیان ULV، فیپرونل اور ڈیلٹا میتھرین کے سپرے کر کے کنٹرول کیا گیا۔

(ب) فروری 2019 سے ہی وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن اور صوبائی حکومتوں نے مل کر اس کیڑے پر قابو پانے کے لئے اس کی مانیٹرنگ اور کنٹرول آپریشن کیا۔

پنجاب حکومت نے اس کیڑے کے ممکنہ حملے کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہ جون سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

(1) ایک جامع لوکسٹ یا ٹڈی دل ایکشن پلان تیار کیا گیا جس میں ضلعی انتظامیہ، محکمہ زراعت، لائیوسٹاک، جنگلات، چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور PDMA کو شامل کیا گیا۔

(2) ایک ورکنگ گروپ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کی سربراہی میں تشکیل دیا گیا۔

(3) ہر ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کے آفس میں لوکسٹ کنٹرول روم بنائے گئے۔

(4) بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان ڈویژنز کے اضلاع حملہ کی زد میں آنے والے قرار دیئے گئے۔

(5) 210 ملین روپے لوکسٹ کنٹرول کے لئے مختص کئے گئے جن میں سے 100 ملین وفاقی حکومت کو دیئے گئے اور بقایا رقم 3 ڈویژنز کے اضلاع کو مختص کئے گئے۔

(6) محکمہ زراعت نے تقریباً 40 ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز کے انتظامات کئے۔

(7) وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے ریگستان میں سپرے کے لئے ایک جہاز کو پنجاب کے لئے مختص کر دیا۔

(8) 92 گاڑیاں کنٹرول آپریشنز میں استعمال کی گئیں اور 2000 سے زیادہ شولڈر ماؤنٹڈز سپریئرز کا استعمال کیا گیا۔

(9) موسم سرما میں ریگستانی ٹڈیوں کی مانیٹرنگ اور کنٹرول کے لئے 275 ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔

(10) اب تک تقریباً 54 ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز ٹڈیوں کے انسداد کے لئے استعمال کی جا چکی ہے۔

نیشنل ایکشن پلان 21-2020

ایک نیشنل ایکشن پلان ڈیڑھ سال پر محیط تشکیل دیا گیا ہے جس کی 3 سطحیں ہیں:

پہلی سٹیج جنوری 2020 تا جون 2020 اور دوسری جولائی 2020 تا دسمبر 2020 جبکہ تیسری جنوری 2021 تا جون 2021 ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے ریگستانی ٹڈیوں کے ممکنہ خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیشنل ایمر جنسی کا اعلان کیا۔

فیز I کے دوران ملک کو 2019 کے دوران ٹڈی دل کے شدید پھیلنے کا سامنا کرنا پڑا۔ ان پر قابو پانے والے اقدامات سے خریف 20-2019 (کپاس، مکئی اور چاول) اور ربیع 20-2019 کی فصلوں خصوصاً گندم اور چنے کو ٹڈی دل سے بچنے میں مدد ملی۔ اس فیز کے دوران 50,000 ہیکٹر میں بغیر کسی فصل کے نقصان کے ٹڈی دل کو کنٹرول کیا گیا تاہم انڈو پاک بارڈر کے آس پاس موسم گرما میں تولیدی علاقوں میں دیر سے نمو پانے والے ٹڈی دل کی وجہ سے، دسمبر اور جنوری میں ایک بار پھر بڑے پیمانے پر یلغار شروع ہوئی اور پنجاب کے شمالی اور وسطی حصوں جو کہ ارد گرد ویران علاقوں میں آباد ہو گئی۔

جبکہ فیز II صوبہ پنجاب میں 26 اضلاع میں 7.13 ملین ہیکٹر رقبے کا سروے کیا گیا اور 1,50,139 ہیکٹر رقبے پر 54,506 لیٹر کیڑے مار دوا کا استعمال کر کے ٹڈی دل کنٹرول کیا گیا۔ اس عرصے کے لئے پنجاب حکومت کا مجوزہ فنڈ 681.88 ملین روپے

تھا۔ این ڈی ایم اے کو 2لاکھ لیٹر ای سی کیڑے مار ادویات اور 50 وہیکل ماؤنٹڈ سپر یئرز کی خریداری کے لئے 185 ملین روپے منتقل کر دیئے گئے۔

فیز III کا پلان آئندہ ٹڈی دل کے کنٹرول کے لئے قومی ایکشن پلان میں تیار کیا گیا ۔ جس میں علاقوں کا سروے کنٹرول کا تخمینہ، کنٹرول کے اہداف، فنڈز وغیرہ شامل ہیں جس کی تاحال لوکسٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضرورت نہ پڑی۔

البتہ پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دل کے کنٹرول کے لئے 54ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمر جنسی صورتحال کے لئے908 ٹیمیں126,000 لیٹر پیسٹیسائیڈز اور 20 وہیکل ماؤنٹڈ سپر یئرز اور 1619 شولڈر ماؤنٹڈ سپر یئرز کا ذخیرہ موجود ہے۔ لہٰذا محکمہ زراعت اور دیگر اداروں کی طرف سے ریگستانی ٹڈیوں کے انسداد کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی ہے۔

ضلع راجن پور میں کھالہ جات کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5964: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شعبہ اصلاح آبپاشی کا مالی سال20-2019 کا بجٹ مدوار کتنا تھا کتنا بجٹ کھالہ جات کو پختہ کرنے اور توسیع دینے کے لئے مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع راجن پور میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کھالوں کے نمبر اور گاؤں کے نام بتائیں نیز ہر کھالہ پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی اور کتنی رقم کسانوں سے وصول کی گئی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اور کس کس عہدہ، گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) حکومت خالی اسامیاں کب تک پر کرے گی؟

(ہ) مالی سال 21-2020 میں کتنے اور کون کون کھالہ جات پختہ کرنے کا منصوبہ ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کی شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا مالی سال 2019-20 کا کل بجٹ 8,757.29 ملین روپے تھا جس کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گرانٹ	سیلری بجٹ (ملین روپے)	نان سیلری بجٹ (ملین روپے)	کل میزان (ملین روپے)
1	غیر ترقیاتی	1,121.83	203.611	1,325.44
2	ترقیاتی	480.75	6,951.10	7,431.85

مزید بر آں، کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے 4,567.96 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع راجن پور میں 72 نہری و غیر نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے جن کی مطلوبہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی میں کل 82 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 5 اسامیاں خالی ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی خالی اسامیوں پر بھرتی / ترقی کو جلد مکمل کر لیا جائے گا جبکہ گریڈ ایک سے 15 تک کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے۔ یہ پابندی جیسے ہی ختم ہو گی ان اسامیوں کو بھی پُر کر لیا جائے گا۔

(ہ) مالی سال 2020-21 میں 41 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجن پور: پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ کے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5965: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:؟

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ضلع راجن پور کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 2019-20 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ج) اس پلانٹ میں سالانہ کتنا بیج کس کس فصل کا تیار کرنے کی صلاحیت ہے؟

(د) اس ضلع میں سال2018، 2019اور2020 میں کسانوں اور کاشتکاروں کو کتنی مالیت کا کون کون سا بیج فراہم کیا گیا یہ بیج کس کس ریٹ پر فراہم کیا گیا کیا بیج نقد فراہم کیا گیا یا پھر فری آف کاسٹ فراہم کیا گیا اگر قیمتاً فراہم کیا گیا تو کتنی رقم کن کن افراد سے وصول کرنی ہے؟

(وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کا ضلع راجن پور میں کوئی سیڈ پروسیسنگ پلانٹ نہ ہے۔

(ب) جواب جز الف میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جز الف میں دے دیا گیا ہے۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن میں کسانوں سے نقد پیسے وصول کر کے بیج فراہم کیا جاتا ہے۔ ریٹ اقسام
اور مقدار کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چنیوٹ: پی پی 95 میں محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*6053: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) فیلڈ اسسٹنٹ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں کتنے فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں وہ کسانوں اور کاشتکاروں کو کیا کیا مشورے دیتے ہیں؟

(د) کتنے فیلڈ اسسٹنٹ کے پاس موٹر سائیکل سرکاری فراہم کردہ ہیں؟

(ہ) کیا ان کی کارکردگی سے محکمہ مطمئن ہے؟

(و) اس علاقہ میں مزید کتنے فیلڈ اسسٹنٹ حکومت تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی۔95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے 9 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں 71 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی عہدہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔95 میں منظور شدہ 13 اسامیوں پر 11 فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں۔

محکمہ زراعت (توسیع) ضلع چنیوٹ کے فیلڈ اسسٹنٹ مندرجہ ذیل امور کاشتکاروں کی راہنمائی کے لئے سرانجام دیتے ہیں:

گورنمنٹ کے طے شدہ پروگرام شیڈول کے مطابق گاؤں کی سطح تک زرعی تربیتی پروگرام برائے گندم، دھان، مکئی چارہ جات، سبزیات کا انعقاد کرنا اور کاشتکاروں کو فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی، فصلوں کی نگہداشت، ضرر رساں کیڑوں اور جڑی بوٹیوں کے نقصانات و تدارک سے متعلق مکمل آگاہی فراہم کرنا۔

کاشتکاروں کی رجسٹریشن برائے حصول سبسڈی و قرضہ جات کرنا۔

ہفتہ میں ایک یوم بروز جمعرات 09 بجے تا دوپہر 02 بجے موزوں مقامات پر پلانٹ کلینک کا انعقاد برائے رہنمائی / مشاورت بسلسلہ فصلات کرنا۔

سال میں دو مرتبہ رعائتی قیمت پر گورنمنٹ کی منظور شدہ اقسام کے بیج سبزیات فراہم کرنا اور ان کی کاشت سے متعلق مکمل راہنمائی فراہم کرنا۔

کھادوں کے متوازن استعمال کے لئے مٹی کے نمونہ جات برائے تجزیہ لینا اور کاشتکار کی راہنمائی کرنا۔

ٹیوب ویل کے پانی کے بہتر اور محفوظ استعمال کے لئے پانی کے نمونہ جات برائے تجزیہ لینا اور کاشتکار کی راہنمائی کرنا۔

وزیر اعظم پاکستان کے ایمرجنسی پروگرام کے تحت قومی منصوبہ جات برائے گندم، دھان، کماد اور تیلدار اجناس سے متعلق کاشتکاروں کو آگاہی فراہم کرنا۔

(د) پی پی۔95 میں 11 فیلڈ اسسٹنٹ کو آسان اقساط پر سرکاری موٹر سائیکل فراہم کئے گئے ہیں۔

(ہ) محکمہ پی پی۔95 میں ملازمین کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔

(و) پی پی۔95 میں فیلڈ اسسٹنٹ کی 2 اسامیاں خالی ہیں جن کی تعیناتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ سے ہو گی۔

صوبہ میں زیادہ پیداوار کم لاگت فصل کے بیجوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

***6073: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا زیادہ پیداوار اور کم لاگت فصل کے لئے نئے بیج کی دریافت پر کام جاری ہے اس حوالے سے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) 20-2019 میں زیادہ پیداوار کم لاگت فصل کے لئے کتنے اقسام کے بیج متعارف کرائے گئے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) اور اس کے ذیلی ادارے زیادہ پیداوار اور کم لاگت فصل کے لئے بیج کی دریافت پر کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔اس ضمن میں اپنے قیام سے لے کر اب تک ادارہ ہذا نے مختلف فصلات اور پھلوں کی568اقسام متعارف کروائیں۔مزید برآں مختلف فصلات اور پھلوں کی 30اقسام تیاری کے آخری مراحل میں ہیں جو کہ مستقبل میں کسانوں کو کاشت کے لئے متعارف کروائی جائیں گی۔

(ب) 20-2019میں متعارف کروائی گئی اقسام کی تعداد 58ہیں جن کی تفصیل(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں کاشت کردہ کپاس کے رقبہ کی تعداد اور مطلوبہ ٹارگٹ کے حصول سے متعلقہ تفصیلات

***6189: چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2019 اور 2020 میں صوبہ بھر میں کتنے ایکڑ رقبہ پر کپاس کی کاشت کی گئی تھی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران حکومت کی طرف سے کتنے ایکڑ رقبہ پر کپاس کی فصل کا Target تھا؟

(ج) ان سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کتنے گانٹھ کپاس کی پیداوار ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران حکومت کے ٹارگٹ سے کتنی کم کپاس کی پیداوار ہوئی؟

(ہ) کم کپاس کی پیداوار کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ادارے یا ملازمین محکمہ زراعت ہیں؟

(و) ان دو سالوں کے دوران صوبہ بھر کے کپاس کے ریسرچ اداروں نے کیا کیا نتائج کپاس پر ریسرچ کے دیئے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سال 2019 اور 2020 میں صوبہ بھر میں درج ذیل رقبہ پر کپاس کی کاشت کی گئی تھی:

سال	رقبہ کپاس (ایکڑوں میں)
2019	46,45,000
2020	38,21,000

(ب) ان سالوں کے دوران حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل ایکڑ رقبہ پر کپاس کی فصل کا Target تھا:

سال	کپاس کا ٹارگٹ رقبہ (ایکڑوں میں)
2019	53,00,000
2020	39,54,000

(ج) ان سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کپاس کی پیداوار کی گانٹھوں میں تفصیل کچھ یوں ہے:

سال	کپاس کی حاصل پیداوار (گانٹھوں میں)
2019	63,06,000
2020	49,64,000

(د) ان سالوں کے دوران حکومت کے ٹارگٹ سے مندرجہ ذیل کمی کپاس کی پیداوار میں ریکارڈ کی گئی:

سال	کپاس کی ہدف پیداوار (گانٹھوں میں)	کپاس کی حاصل پیداوار (گانٹھوں میں)	ٹارگٹ سے کم ہونے والی پیداوار (گانٹھوں میں)	ٹارگٹ سے کم ہونے والی پیداوار (فیصد میں)
2019	79,00,000	63,06,000	15,97,000	20.2فیصد
2020	60,00,000	49,64,000	10,36,000	17.3فیصد

(ہ) ان سالوں میں کپاس کی پیداوار کم ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

کاشتکاروں کا دوسری فصلیں مثلاً چاول، گندم اور کماد کاشت کرنے کا رجحان
موسمیاتی تبدیلیاں
کپاس کی امدادی قیمت کا نہ ہونا
ضرر رساں کیڑوں خاص طور پر سفید مکھی اور گلابی سنڈی کے حملے میں اضافہ
بیج کے اُگاؤ میں کمی
بیج کی نئی ٹیکنالوجی کا نہ ہونا
زرعی مداخل کی قیمتوں میں اضافہ

تمام متعلقہ ادارے اور ملازمین اپنا کام پوری توجہ اور دلچسپی سے کر رہے ہیں۔

(و) ان دو سالوں میں کپاس کی نئی قسم ایف ایچ 944-بنائی گئی ہے جو پنجاب سیڈ کونسل نے منظور کی ہے جبکہ 6 نئی اقسام ایم این ایچ 1016-، ایم این ایچ 1020-، ایم این ایچ 1026-، ایم این ایچ 1035-، ایف ایچ سُپر کاٹن، ایف ایچ 499-ایکسپرٹ سب کمیٹی نے پنجاب سیڈ کونسل سے منظوری کی سفارش کی ہے جو کہ جنوری 2021 میں منظور ہو جائیں گی۔ ان کے نتائج دو سال بعد آئیں گے جب ان کا بیج کسانوں تک پہنچے گا۔

تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں جعلی زرعی ادویات کھاد و بیج کی فروخت کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*6206: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہارون آباد اور فورٹ عباس میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کس کس جگہ ہیں ان دفتر کے انچارج صاحبان کے نام مع عہدہ و گریڈ بتائیں؟

(ب) ان دفتر میں کسانوں کی راہنمائی کے لئے کون کون سے ملازمین تعینات ہیں اور کس کس فصل وکام کے متعلق راہنمائی فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان تحصیلوں میں جعلی زرعی ادویات اور دو نمبر کھاد مع بیج فروخت ہو رہی ہیں؟

(د) محکمہ زراعت کے کون کون سے ملازمین اس کے ذمہ دار ہیں ان کے نام مع عہدہ و گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان تحصیلوں میں جو غیر قانونی جعلی زرعی ادویات کی فروخت جاری ہے ان کی روک تھام کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور انچارج صاحبان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں کسانوں کی راہنمائی کے لئے تعینات ملازمین اور راہنمائی کے امور کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے:

شعبہ توسیع

تحصیل ہارون آباد اور تحصیل فورٹ عباس میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) تحصیل ہارون آباد اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) تحصیل فورٹ عباس کے علاوہ مندرجہ ذیل ملازمین کسانوں کی راہنمائی کے لئے تعینات ہیں:

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) ہارون آباد میں ایک زراعت آفیسر، ایک زراعت انسپکٹر اور نو(9) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) مرکز فقیر والی میں ایک زراعت آفیسر ایک زراعت انسپکٹر اور دس (10) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) فورٹ عباس میں ایک زراعت آفیسر اور آٹھ(8) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) مرکز مروٹ میں چار(4) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

ان تحصیلوں میں محکمہ زراعت (توسیع) کا عملہ کسانوں کو مختلف فصلات، سبزیات اور باغات کے حوالے سے زرعی مشورے دیتا ہے۔ ہر موضع میں فارمر ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ فصلوں کی چیکنگ کی جاتی ہے۔ مٹی کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں۔ کسانوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ پراجیکٹ پر عمل درآمد کروایا جاتا ہے۔

شعبہ پیسٹ وارننگ

محکمہ زراعت پیسٹ وارننگ کے ان تحصیل دفاتر میں کسانوں کی راہنمائی کے لئے ایک ایک زراعت آفیسر تعینات ہے جہاں تمام فصلات کی تحفظ نباتات، پیسٹیسائیڈز ٹریننگ اور پیسٹیسائیڈ کے بزنس کے قواعد وضوابط کے متعلق راہنمائی دی جاتی ہے۔

شعبہ اصلاح آبپاشی

ان دفاتر میں کسانوں کی راہنمائی کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی)، واٹر مینجمنٹ آفیسر اور سپر وائزر موجود ہوتے ہیں اور درج ذیل سرگرمیوں کے متعلق راہنمائی ومالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔

جدید نظامِ آبپاشی کی تنصیب اور اس کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی

غیر اصلاح شدہ کھالا جات کی اصلاح و پختگی

جزوی اصلاح شدہ کھالا جات کی اضافی پختگی

لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی

آبی تالابوں کی تعمیر

غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ان تحصیلوں میں جعلی کھاد اور زرعی ادویات فروخت نہیں ہو رہی اور نہ ہی اس طرح کی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت اور زراعت آفیسرز باقاعدگی سے کھاد اور زرعی ادویات کی تمام دکانوں اور گوداموں کو چیک کرتے رہتے ہیں۔ کسی بھی شکایت موصول ہونے کی صورت میں فوراً متعلقہ کھاد و زرعی ادویات کے نمونہ جات لے کر لیبارٹری بھجوا دیئے جاتے ہیں۔

(د) زرعی ادویات کے آرڈیننس و قواعد کے مطابق ان تحصیلوں میں درج ذیل اہلکار پیسٹیسائیڈز کے قوانین پر عملدرآمد کرواتے ہیں:

نام	عہدہ	گریڈ
مظہر حسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (پی پی (ضلع بہاولنگر	18
عبدالخالق	زراعت آفیسر) پی پی) فورٹ عباس	17
ماہین فاطمہ	زراعت آفیسر) پی پی (ہارون آباد	17

کھادوں کے حوالے سے فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973 لاگو اور نافذ العمل ہے جس کے قواعد کے تحت ان تحصیلوں میں درج ذیل اہلکار فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973 کے قانون پر عملدرآمد کرواتے ہیں:

نام	عہدہ	گریڈ
شیخ محمود اقبال	ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع / (ڈپٹی فرٹیلائزر کنٹرولر بہاولنگر	S.P165+18
لطیف اللہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع / (اسسٹنٹ فرٹیلائزر کنٹرولر ہارون آباد	18
محمد یاسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع / (اسسٹنٹ فرٹیلائزر کنٹرولر فورٹ عباس	18

(ہ) کھاد اور زرعی ادویات کی غیر قانونی بزنس کی روک تھام کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں تیلدار اجناس کی پیداوار کی بڑھوتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*** 6271: جناب مناظر حسین رانجھا:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا پنجاب میں فصلات خصوصاً گندم، چاول، گنا، کپاس اور تیل دار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے کسانوں کو نئے تصدیق شدہ بیجوں کی اشد ضرورت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقصد کے لئے پنجاب میں ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، زرعی یونیورسٹیز اور باقی اداروں کو ذمہ داری سونپی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے زرعی پیداوار بڑھانے میں جہاں نئے بیجوں کی ضرورت ہے وہیں In Puts یعنی کھاد اور سپرے کی بھی اشد ضرورت ہے لیکن کسان کو انتہائی مہنگے نرخوں پر یہ چیزیں دستیاب ہیں لیکن وہ بھی جعلی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس انتہائی اہم اور سلگتے ہوئے مسئلے کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے چونکہ پاکستان کی ترقی کا دارومدار زراعت پر ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں! اشد ضرورت ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ زرعی پیداوار بڑھانے میں جہاں تک نئے بیجوں کی ضرورت ہے وہاں زرعی مداخل (Inputs) یعنی کھاد اور سپرے بھی بہت ضروری ہیں لیکن جہاں تک مہنگے اور جعلی زرعی مداخل (Inputs) کا تعلق ہے۔ محکمہ زراعت (توسیع) کسانوں کو ملاوٹ سے پاک کھاد مقرر کردہ نرخوں پر مہیا کرنے کے لئے کوشاں ہے کیونکہ تحصیل کی سطح پر کھادوں کی نگرانی کے لئے انسپکٹر موجود ہیں جو کھادوں کے نمونہ جات لے کر لیبارٹری بھیجتے ہیں اور غیر معیاری نمونہ جات آنے پر ڈیلروں کے خلاف FIR درج کرواتے ہیں۔ مقرر کردہ نرخوں سے مہنگی کھاد بیچنے والوں کو موقع پر جرمانہ کیا جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں سال 2020ء میں غیر معیاری اور زیادہ قیمت پر کھاد بیچنے والوں کے خلاف 290 ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور -/1,29,71,300 روپے جرمانہ کیا گیا اور 3,20,028.10 کلوگرام/ کھاد ضبط کی گئی جس کی مالیت -/1,71,25,922 روپے بنتی ہے۔ مزید یہ کہ کھادوں کی قیمتوں میں کمی کے لئے وفاقی حکومت کے ذریعے کوششیں جاری ہیں۔ یوریا کی قیمت میں کمی کے لئے GIDC ختم کروایا گیا ہے اور بقیہ کھادوں پر سبسڈی دی جا رہی ہے۔

محکمہ زراعت محکمہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز (کسانوں کو معیاری زرعی سپرے فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اس ضمن میں محکمہ کے 176 پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز نے سال 20-2019 میں مختلف کمپنیوں کی زرعی زہروں کے 9316 نمونہ جات لئے جن میں سے 302 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے۔ خفیہ اطلاع پر 256 چھاپہ جات مارے گئے جس کے نتیجہ میں 3,92,697.57 کلوگرام/لیٹر غیر معیاری زرعی زہریں پکڑی گئیں جن کی مالیت

15,93,14,184 /- روپے ہے اور 147 افراد کو حوالہ پولیس کیا گیا۔ 271 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔

(د) حکومت کی طرف سے مسائل کے حل کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:

محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کا بنیادی مقصد فصلات اور پھلوں کی نئی اقسام دریافت کرنا ہے جو کہ زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں، کیڑوں اور موسمی تغیرات کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہوں۔ ادارہ ہذا ان اقسام کے لئے پیداواری ٹیکنالوجی بھی وضع کرتا ہے۔ ادارہ ہذا کے سائنسدان ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں اور ریسرچ کا یہ کام مکمل جاں فشانی کے ساتھ جاری وساری ہے۔ اپنے قیام سے لیکر اب تک ادارہ ہذا نے مختلف فصلات اور پھلوں کی 568 اقسام متعارف کروائیں۔

2019-20 میں متعارف کروائی گئی اقسام کی تعداد 58 ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں ادارہ ہذا ان نئی اقسام کا بنیادی (Basic) اور قبل از بنیادی (Pre-Basic) بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور مختلف سیڈ کمپنیوں کو مہیا کرتا ہے تا کہ کاشتکار حضرات کو معیاری بیج بروقت میسر آسکے۔ سال 2019-20 میں مختلف فصلات کا 151 ٹن بیج بنا چکا ہے۔

ادارہ ہذا کاشتکاروں کو تجزیہ کی سہولت بھی مہیا کرتا ہے جس کی بنیاد پر زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے کاشتکاروں کی راہنمائی کی جاتی ہے۔ گزشتہ سال میں کئے گئے تجزیات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت کو فروغ دینے کے لئے سیڈ کٹس بھی مہیا کی جاتی ہے جن کی تعداد سال 2019-20 میں ڈیڑھ لاکھ رہی۔

صوبہ پنجاب میں باغات کے فروغ کے لئے بیماریوں سے پاک، صحت مند اور صحیح النسل پھلدار پودے تیار کرکے کسانوں کو فراہم کئے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سال مختلف پھلوں کے 2 لاکھ پودے کسانوں کو فراہم کئے گئے۔

نئے پھلدار پودوں (چیکو، بیریز، زیتون، انجیر، ایوکیڈو، کھجور وغیرہ) پر تجربات جاری ہیں۔ اس ضمن میں عمدہ کوالٹی کی حامل غیر ملکی کھجور کی اقسام (عجوہ، امبر، خلاص، برہی، مڈجول وغیرہ) پر مقامی موسمی حالات پر تجربات جاری ہیں اور آنے والے سالوں میں کسانوں کو ان اقسام کے پودے مہیا کئے جائیں گئے۔

وفاقی حکومت کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت گندم، چاول، گنا اور تیلدار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ جات کے ذریعے کاشتکاروں کو تصدیق شدہ بیج، زرعی مشینری، جڑی بوٹی مار ادویات، زنک سلفیٹ اور دیگر مراعات سبسڈی پر فراہم کی جا رہی ہیں۔

حکومت پنجاب پچھلے دو سالوں سے کپاس کا بیج -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی پر فراہم کر رہی ہے۔ وفاقی حکومت نے پچھلے سال کرونا وائرس پیکیج کے تحت پنجاب اور سندھ کے لئے -/150 روپے فی کلو سبسڈی پر 20 لاکھ ایکڑ کے لئے کپاس کا بیج مہیا کرنا تھا جس کے لئے 2.3 بلین روپے فنڈ مختص کیا گیا لیکن فنڈز کے دیر سے جاری ہونے کی وجہ سے بیج نہ دیا گیا لیکن وہ اس سال دیئے جانے کا امکان ہے۔

وفاقی حکومت کے منصوبہ کے تحت گلابی سنڈی کے انسداد کے لئے کاشتکاروں کو اس سال ڈیرھ لاکھ ایکڑ پر پی بی روپس کے لئے -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی دی جا رہی ہے۔ یہ منصوبہ دو سال کے لئے ہے اور اس کی کل لاگت 592.7298 ملین روپے ہے۔

وفاقی حکومت کی مدد سے کاشتکاروں کو سفید مکھی کے انسداد کے لئے کیڑے مار ادویات پر -/300 روپے فی پیک (4 سپرے فی ایکڑ تک) سبسڈی دی جا رہی ہے جس کے لئے 300 ملین روپے فنڈ وصول ہو گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

کنگی بیماری سے گندم کو محفوظ بنانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1018: محترمہ مومنہ وحید: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنگی ایک پھپھوندی کے ذریعے پھیلنے والی بیماری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندم کی فصل پر تین مختلف اقسام کی کنگی کی بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں؟

(ج) کنگی سے گندم کو محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کنگی (Rust) ایک پھپھوندی کے ذریعے پھیلنے والی بیماری ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ گندم کی فصل پر تین اقسام کی کنگی کا حملہ ہوتا ہے:

1۔ بھوری کنگی (Leaf Rust)

2۔ تنے کی کنگی یا سیاہ کنگی (Stem Rust)

3۔ زردیا دھاری دار کنگی (Stripe Rust)

(ج) کنگی (Rust) سے گندم کو محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1۔ کنگی کے تدارک کے لئے سب سے مؤثر طریقہ کنگی کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی گندم کی اقسام کی کاشت ہے محکمہ زراعت کے تحقیقی اداروں کی تیار کردہ گندم کی نئی اقسام اُجالا۔16، فتح جنگ۔16، اناج۔17، بارانی۔17۔، فخر بھکر۔17، بھکر سٹار۔19 غازی۔19 اور اکبر۔19 کنگی کے خلاف قوت مدافعت کی حامل ہیں۔

2۔ محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف گاؤں کی سطح پر ٹریننگ اور سیمینارز منعقد کرواتا ہے جس میں بیماری سے متعلق آگاہی اور اس کی روک تھام کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔

3۔ بیماری کی صورت میں پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے نقصان کی حد معلوم کی جاتی ہے اور بیماری کی روک تھام کے لئے پھپھوندی کش زہروں کے سپرے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

4۔ پیسٹیسائیڈز ڈیلرز ٹریننگ میں ڈیلروں کو بیماری کے متعلق آگاہ کیا جاتا ہے اور روک تھام کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔

شوگر کین ریسرچ سٹیشن خانیوال کی نئی دریافت شدہ سرسوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

1138: محترمہ مومنہ وحید: کیاوزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شوگر کین ریسرچ سٹیشن خانیوال نے خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں کی جیسی اہم اقسام دریافت کی ہیں؟

(ب) خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں کی کیا خصوصیات ہیں اور کیا یہ صرف رحیم یار خان میں ہی کاشت ہو سکتی ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں محکمہ زراعت حکومت پنجاب (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے تیلدار اجناس، فیصل آباد کے ایک ذیلی ادارے آئل سیڈز ریسرچ سٹیشن، خانپور نے دریافت کی ہیں۔

(ب) یہ اقسام نہ صرف صوبہ پنجاب بلکہ پاکستان بھر میں زیادہ پیداوار دینے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتیں اور موجودہ موسمی حالات میں ہائبرڈ اور غیر ہائبرڈ کسی بھی قسم سے زیادہ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتیں ہیں۔

سپر رایا کی پیداواری صلاحیت 42 من فی ایکڑ ہے۔

خانپور رایا 35 من فی ایکڑ پیداوار دینے والی قسم ہے۔

روہی سرسوں 40 من سے زیادہ فی ایکڑ اور میٹھے ذائقہ کا تیل پیدا کرنے والی قسم ہے۔

صوبہ میں پختہ زرعی کھال بنانے اور ان پر آنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1195: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیاوزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 2018 سے 30 جون 2020 تک ضلع اوکاڑہ میں کتنے نئے کھال تعمیر کئے گئے اور یہ کس کس مواضع جات میں تعمیر کئے گئے ان کی لمبائی و چوڑائی کیا ہے اور ان پر کتنے اخراجات آئے ہر کھال کی الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ کھال کی تعمیر / مرمت کا طریق کار کیا ہے اس میں گورنمنٹ کتنا پیسہ خرچ کرتی اور کسان کیا کیا خدمات سرانجام دیتا ہے تفصیل مہیا فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کی جانب سے مالی سال2018 سے 30 جون2020 تک ضلع اوکاڑہ میں 148 کھالاجات کی اصلاح و پختگی کی گئی جن کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی میں کھال کی تعمیر / مرمت کے طریق کار کی تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا عملہ کاشتکاروں کو کھالوں کی اصلاح کی ترغیب دے کر زیرِ اصلاح کھال پر ایک انجمنِ آبپاشاں تشکیل دیتا ہے جو کھال کے حصہ داروں پر مشتمل ہوتی ہے جو انجمن آبپاشاں آرڈیننس ایکٹ مجریہ 1981 کے تحت رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔

شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا عملہ انجمن آبپاشاں کے تعاون سے متعلقہ کھال کا سروے مکمل کر کے تعمیری لاگت کا تخمینہ تیار کرتا ہے جس کی مشاورتی ادارہ تصدیق کرتا ہے جبکہ اس کی فنی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے۔

انجمن آبپاشاں متعلقہ ضلعی افسر (اصلاحِ آبپاشی) سے ایک تحریری معاہدہ پر دستخط کرتی ہے جس میں محکمہ اور کاشتکاروں کے مابین فرائض اور ذمے داریوں کا تعین درج ہوتا ہے۔

انجمن آبپاشاں سرکاری کھال کے پختہ کئے جانے والے حصہ کو چھوڑ کر بقیہ کھال کو گرا دیتی ہے اور کھال کے کناروں سے جملہ درخت جھاڑیاں، سرکنڈہ اور جڑی بوٹیاں صاف کر کے اسے محکمانہ معیار اور تصریحات کے مطابق از سر نو تعمیر کرتی ہے اور پختہ کھال کی تعمیر کے لئے بیڈ تیار کرتی ہے۔

کچے کھال کی محکمانہ معیار کے مطابق اصلاح کے بعد اس میں منظور شدہ جگہوں پر پختہ نکے نصب کئے جاتے ہیں اور پلیاں تعمیر کی جاتی ہیں۔ کھال کو ڈیزائن کے مطابق پی سی پی ایل ٹیکنالوجی کی مدد سے پختہ کیا جاتا ہے۔

شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا عملہ کھال کی تعمیر کے لئے فنی معاونت فراہم کرتا ہے۔

کھالا جات کے انتخاب کا طریق کار

فی الحال، کھالا جات کی اصلاح کے لئے درج ذیل طریق کار کو اپنایا گیا ہے:

ایسے کھالا جات جن کی پہلے اصلاح نہ کی گئی ہو یا ایسے کھالا جات جو 50 فیصد سے کم پختہ کئے گئے ہوں۔

کاشتکار انجمن اصلاحِ آبپاشاں تشکیل دینے اور لاگت کے اشتراک پر راضی ہوں۔

کھال کے حصہ داران پختگی کا کام شروع ہونے سے کھال کے کچے حصے کی دوبارہ تعمیر اور پختہ کھالا جات کی مرمت پر اتفاق کرتے ہوں۔

اصلاح کئے جانیوالے کھالا جات کے مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اترنے والے حصے منتخب کئے جاتے ہیں:

ہیڈ کا حصہ جہاں زیادہ سے زیادہ پانی کا بہاؤ ہو۔

اونچائی والے حصے جو رساؤ، کناروں کے اوپر سے بہاؤ کا شکار ہوں۔

گاؤں / سڑکوں میں سے گزرنے والے کھالا جات کا حصہ۔

ریتلی زمین سے گزرنے والے حصے لاگت کی تقسیم حکومت تعمیراتی سامان کی پوری قیمت مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ تکنیکی معاونت اور راہنمائی بھی فراہم کرتی ہے جبکہ مستفید ہونے والے کاشتکار غیر / جزوی اصلاح شدہ کھالا جات کی اصلاح کے لئے راج مزدوری ادا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں پہلے سے اصلاح شدہ کھال کی ضروری مرمت بھی کاشتکاروں کے ذمے ہے۔

لاہور کے مضافات میں سبزیوں کے کھیتوں کو گندے پانی سے سیر اب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1236: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے مضافات میں اگنے والی سبزیوں کے کھیتوں کو گندے پانی سے سیر اب کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندے پانی سے اگنے والی سبزیاں مضر صحت ہیں؟

(ج) کیا محکمہ نے اس مسئلہ کے تدارک کے لئے کوئی مستقل حکمت عملی اپنائی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں! بد قسمتی سے شہر لاہور کے مضافات میں کچھ علاقوں میں کاشتکار اپنی فصلوں کو سیر اب کرنے کے لئے گندے نالوں کا پانی استعمال کر رہے ہیں جن میں ہلوکی، گجومتہ، کچوانہ بستی، ڈلو خورد، چندرائے، دیوثانی، ہڈیارہ، نور پور، گاگا، کھر ملیاں اور جھلیاں شامل ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) اس امر میں محکمہ زراعت کاشتکاروں کی راہنمائی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرام کے ذریعے کاشتکاروں کو اس کے بارے میں راہنمائی فراہم کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ عوام الناس کو بھی گندے پانی سے سیر اب کردہ سبزیات کے استعمال سے متنبہ کر رہا ہے۔

رحیم یار خان میں پچھلے 5 سالوں میں کپاس کی پیدوار سے متعلقہ تفصیلات

1262: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کپاس کی پیداوار کتنی ہے پچھلے پانچ سال کی سالانہ پیداوار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) صوبہ اور خاص طور پر ضلع میں کپاس کی پیداوار اور کاشت بتدریج کم ہونے میں کون سے عوامل کار فرما ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان عوامل کے سدباب کے لئے حکومتی کوششوں اور اقدامات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کپاس کی پچھلے پانچ سال کی سالانہ پیداوار کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	کپاس پیداوار (گانٹھوں میں)
2019-20	8,24,930
2018-19	6,74,750
2017-18	6,11,500
2016-17	7,54,810
2015-16	7,43,660

(ب) کپاس کی پیداوار اور کاشت میں کمی کے عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

غیر متوقع موسمیاتی تبدیلیاں۔
کاشتکاروں کا دوسری فصلات مثلاً چاول، مکئی اور کماد کاشت کرنے کا رجحان۔
کپاس کی کاشت کے لئے اخراجات میں اضافہ۔
بیج کے اگاؤ میں کمی۔
کپاس کی غیر منظور شدہ اقسام کی کاشت۔
کپاس کی فصل پر کیڑوں، خصوصاً سفید مکھی اور گلابی سنڈی کا حملہ۔
زرعی ادویات میں نئی کیمسٹری کی عدم دستیابی۔
کپاس کی امدادی قیمت کا نہ ہونا۔

(ج) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لئے کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

#حکومت پنجاب پچھلے دو سالوں سے کپاس کا بیج -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی پر فراہم کر رہی ہے۔ وفاقی حکومت نے پچھلے سال کرونا وائرس پیکیج کے تحت پنجاب اور سندھ کے لئے -/150 روپے فی کلو سبسڈی پر 20 لاکھ ایکڑ کے لئے کپاس کا بیج مہیا کرنا تھا جس کے لئے 2.3 بلین روپے فنڈ مختص کیا گیا۔ لیکن فنڈز کے دیر سے جاری ہونے کی وجہ سے بیج نہ دیا گیا لیکن وہ اس سال دیئے جانے کا امکان ہے۔

#سفید مکھی اور گلابی سنڈی کے موثر انسداد کے لئے آف سیزن مہم چلائی جا رہی ہے۔

#مختلف قسم کی فاسفورسی اور پوٹاش والی کھادوں پر -/200 روپے سے -/800 روپے فی بوری سبسڈی دی جا رہی ہے۔

وفاقی حکومت کے منصوبہ کے تحت گلابی سنڈی کے انسداد کے لئے کاشتکاروں کو اس سال ڈیڑھ لاکھ ایکڑ پر پی بی روپس کے لئے -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی دی جارہی ہے۔ یہ منصوبہ دو سال کے لئے ہے اور اس کی کل لاگت 592.7298 ملین روپے ہے۔

#وفاقی حکومت کی مدد سے کاشتکاروں کو سفید مکھی کے انسداد کے لئے کیڑے مار ادویات پر -/300 روپے فی پیک (4 سپرے فی ایکڑ تک) سبسڈی دی جارہی ہے جس کے لئے 300 ملین روپے فنڈ وصول ہو گیا ہے۔

موسمی حالات کی مطابقت رکھنے والی اقسام کی تیاری جاری ہے۔

سی پیک منصوبہ کے تحت ملتان میں جدید لیبارٹری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

گندم کے بیج کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

1272: محترمہ مہوش سلطانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گندم کے بیج کی ٹوٹل کتنی اقسام ہیں؟

(ب) کتنے ٹائم کے بعد نیا بیج تیار کیا جاتا ہے؟

(ج) بارانی علاقوں کے لئے گندم کے کتنے بیج ہیں ان کی اقسام اور Speciality سمیت مکمل تفصیلات بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) اور اس کے ذیلی اداروں نے اپنے قیام سے اب تک گندم کی 86 اقسام متعارف کروائی ہیں جبکہ سال 21-2020 کے دوران گندم کے بیج کی 16 اقسام نہری اور 7 اقسام بارانی علاقہ جات میں کاشت کے لئے محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے سفارش کی گئی ہیں۔

(ب) نئے بیج کی تیاری ایک مستقل عمل ہے ایک نئی قسم کو تیار کرنے میں اوسطاً 10 سے 12 سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ تقریباً ہر سال ایک سے دو نئی اقسام تیار ہو جاتی ہیں۔

(ج) ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی اداروں نے اپنے قیام سے لے کر اب تک بارانی علاقوں کے لئے کئی پاپولر گندم کی اقسام تیار کی ہیں جن میں چکوال 50، دھرابی 11، فتح جنگ 16، احسان 16، بارانی 17، فخر بھکر 2017 اور بھکر 2019 قابل ذکر ہیں یہ اقسام زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ موسمی حالات، بیماریوں (Rust) خشکی اور گرمی کے خلاف بھی بہترین قوت مدافعت کی حامل ہیں۔

سبزی منڈی کاچھا کوٹ لکھپت لاہور میں کمیشن ایجنٹس کو لائسنس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1275: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سبزی منڈی کاچھا/ کوٹ لکھپت لاہور 2018 تا 2020 میں اب تک کتنے کمیشن ایجنٹس کو لائسنس کا اجراء کیا گیا ہے؟

(ب) سبزی منڈی میں کمیشن ایجنٹس کو لائسنس کا اجراء کون کرتا ہے اور اس کے اجراء کے لئے کیا طریق کار ہے؟

(ج) سبزی منڈیوں کے لئے لائسنس کے اجراء پر کب سے پابندی عائد ہے۔حکومت کب سے دوبارہ لائسنس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سال 2018 تا 2020 مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت (کاچھا منڈی) نے کسی بھی نئے کمیشن ایجنٹ کو لائسنس جاری نہ کیا ہے کیونکہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے سال 2010 سے نئے لائسنس بنانے اور پرانے لائسنس تجدید کرنے پر مکمل پابندی ہے۔

(ب) سبزی و پھل منڈی میں کسی بھی شخص کو نیا لائسنس جاری کرنے کا اختیار چیئرمین/ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی کے پاس ہوتا ہے۔نئے لائسنس کے اجراء کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہے کہ لائسنس بنوانے والا شخص چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کے نام نئے لائسنس کی بابت درخواست دیتا ہے جس پر درخواست دہندہ کو فارم" الف"(A) جاری کیا جاتا ہے جس پر درخواست دہندہ اپنے مکمل کوائف درج کرتا ہے اور اپنی تمام دستاویزات ساتھ لف کرتا ہے جس کی تصدیق متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کے اہلکار سے کروائی جاتی ہے اس کے بعد سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی متعلقہ اہلکار سے تصدیق شدہ کوائف کی دوبارہ تصدیق کرتا ہے۔تمام کارروائی مکمل کرنے کے بعد چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر اپنے دستخطوں سے لائسنس بک جاری کرتا ہے۔

(ج) سبزی منڈیوں کے لئے لائسنس کے اجراء پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ صرف مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت کے تحت کاچھا منڈی میں نئے لائسنسوں کے اجراء پر پابندی ہے۔ محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے بذریعہ آرڈر نمبری SO(E)7-28/2005 مورخہ 30دسمبر 2010 سے نئے لائسنس بنانے اور پرانے لائسنس تجدید کرنے پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔

لاہور سبزی منڈی کوٹ لکھپت، کاچھا میں ملازمین کی تعیناتی اور ڈیلی ویجز/ورک چارج ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1276: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سبزی منڈی کوٹ لکھپت، کاچھا میں گزشتہ تین سال کے عرصہ میں کتنے سرکاری ملازمین تعینات ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں نام اور عہدہ کے ساتھ؟

(ب) سبزی منڈی کوٹ لکھپت، کاچھا میں کتنے ملازمین کو دو سال کے دوران ڈیلی ویجز/ ورک چارج پر تعینات کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جن ڈیلی ویجز ملازمین کو تعینات کیا گیا ہے وہ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کی سفارش پر تعینات ہوئے ہیں؟

(د) حکومت پنجاب نے چیئرمین کی تعیناتی کے لئے کیا معیار بنایا ہوا ہے موجودہ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت / کاچھا کتنے عرصہ سے تعینات ہے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت /کاچھا میں کل 39 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ پچھلے تین سالوں سے 35 ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سبزی و پھل منڈی کاچھا لاہور میں سال 2019-20 میں 60 اور 2020-21 میں 70 ڈیلی ویجز/ ورک چارج ملازمین تعینات کئے گئے ہیں۔ ڈیلی ویجز/ ورک چارج ملازمین کے آرڈر 89 دنوں کے لئے کئے جاتے ہیں جو سبزی و پھل منڈی میں صفائی، ستھرائی و دیگر امور کے لئے تعینات کئے جاتے ہیں۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ چیئرمین کی سفارش پر ڈیلی ویجز ملازمین کو تعینات کیا جاتا ہے بلکہ بمطابق ضرورت منظور شدہ بجٹ کو پیش نظر رکھتے ہوئے چیئرمین اور سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی باہمی مشاورت سے ڈیلی ویجز ملازمین کو تعینات کرتے ہیں۔

(د) صوبہ پنجاب میں مارکیٹ کمیٹی کی تشکیل زیر دفعہ B-15 پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ 2018 ترمیم شدہ 2020 کے تحت ہوتی ہے۔مارکیٹ کمیٹی 13 ممبران پر مشتمل ہوتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نوعیت ممبر	تعداد	تجویز کنندہ
1	کاشتکار(06)	02	i۔ متعلقہ لوکل گورنمنٹ
		01	ii۔ متعلقہ ڈپٹی کمشنر
		01	iii۔ متعلقہ ڈویژنل چیمبر آف کامرس وانڈسٹری
		02	iv۔ پامرا
2	کمیشن ایجنٹ	02	متعلقہ انجمن آڑھتیان
3	پھڑیا	01	متعلقہ ہول سیلرل ایسوسی ایشن
4	مارکیٹ ورکر	01	متعلقہ مارکیٹ کمیٹی
5	صارف	01	متعلقہ ضلعی کنزیومر پروٹیکشن کونسل
6	متعلقہ ضلع کاایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت)معاشیات و تجارت (یا زراعت افسر(معاشیات و تجارت)	01	-
7	متعلقہ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی	01	-
	ٹوٹل	13	

ایکسٹراا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (معاشیات و تجارت) متعلقہ اداروں سے نامزدگیاں حاصل کر کے ڈائریکٹر زراعت (معاشیات و تجارت) پنجاب کو بھیجتا ہے جو اسے ڈی جی پامرا (PAMRA) کو بھیجتا ہے اور ڈی جی پامرا چیئرمین پامرا سے اس کی منظوری حاصل کرنے کے بعد اس کا نوٹیفکیشن جاری کرتے ہیں۔ ممبران کے نوٹیفکیشن کے بعد متعلقہ ڈپٹی کمشنر بذریعہ الیکشن چیئرمین اور وائس چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کا چناؤ کرواتا ہے۔مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین اور وائس چیئرمین بننے کے لئے ممبر کا کاشتکار اور میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ جناب فیاض حسین بھٹی چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کا چھا 16-03-2020 کو منتخب ہوئے اور اپنے عہدہ پر گزشتہ 10 ماہ سے کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آرلیں گے۔ پہلا زیرو آر کا نوٹس نمبر449 سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ زیرو آر کا نوٹس dispose e of کیا جاتا ہے۔ دوسرا زیرو آر کا نوٹس نمبر450 جناب امان اللہ وڑائچ صاحب کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ زیرو آر کا نوٹس بھی dispose e of کیا جاتا ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب چیئرمین: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ ممبران کی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب جاوید اختر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب جاوید اختر، ایم پی اے، PP-287 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14تا16 جنوری اور 25 فروری تا14 مارچ2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ارشد جاوید

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ارشد جاوید، ایم پی اے، PP-260 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10 تا18 جنوری2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد عامر نواز خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد عامر نواز خان، ایم پی اے، PP-256 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 اور 8 اور 10 تا 18 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد افضل گل

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد افضل گل، ایم پی اے، PP-248 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 جنوری تا 4 فروری اور یکم اگست تا 14 ستمبر 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

آغا علی حیدر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست آغا علی حیدر، ایم پی اے، PP-134 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 17 اور 18 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب علی اختر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب علی اختر، ایم پی اے، PP-99 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 31 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب فدا حسین

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب فدا حسین، ایم پی اے، PP-237 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 21 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ارشد ملک

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ارشد ملک، ایم پی اے، PP-198 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 جنوری اور 24 تا 10 اکتوبر اور 12 تا 14۔ اکتوبر 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے، PP-234 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15 تا 18 جنوری اور 26 نومبر 2019 اور 9 مارچ اور 22 تا 27 جون 2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ اسوہ آفتاب

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ اسوہ آفتاب، ایم پی اے، W-339 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا 16 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب سرفراز حسین

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب سرفراز حسین، ایم پی اے، PP-173 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا 31 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیدہ میمنت محسن

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست سیدہ میمنت محسن، ایم پی اے، PP-184 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20 فروری تا 14 مارچ اور 13 تا 26 جون اور ماہ ستمبر 2019 اور 21 فروری 2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا محمد طارق

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست رانا محمد طارق، ایم پی اے، PP-171 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5 تا 14 مارچ 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب صہیب احمد ملک

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب صہیب احمد ملک، ایم پی اے، PP-72 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 فروری اور 23 جون تا 11۔ اگست 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری مسعود احمد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست چودھری مسعود احمد، ایم پی اے، PP-257 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20 تا23اور 25فروری 2019 اور 15 تا19 اور 22 تا29 جون2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد الیاس

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد الیاس، ایم پی اے، PP-94 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22اور26فروری اور 11مارچ اور11اپریل اور 20ستمبر2019 سے ایک ہفتہ اور10 تا13مارچ2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار اویس احمد خان لغاری

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست سردار اویس احمد خان لغاری، ایم پی اے، PP-292 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا25 جنوری اور20 تا26 فروری2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید صمصام علی شاہ بخاری

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست سید صمصام علی شاہ بخاری، ایم پی اے، PP-201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 26 فروری تا یکم مارچ 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شاہدہ احمد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شاہدہ احمد، ایم پی اے، W-305 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ یکم اور 22 اور 23 اپریل 2019 اور 18 فروری تا 8 مارچ 2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں عرفان عقیل دولتانہ

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست میاں عرفان عقیل دولتانہ، ایم پی اے، PP-231 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20 فروری تا یکم مارچ 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نیلم حیات ملک

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نیلم حیات ملک، ایم پی اے،W-309 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

مورخہ 13اور15مارچ2019 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد صفدر شاکر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد صفدر شاکر، ایم پی اے،PP-104 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔اپریل اور14 تا25جولائی اور27 تا29نومبر 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مہوش سلطانہ

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مہوش سلطانہ،ایم پی اے،W-332 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔اپریل اور23اور24دسمبر2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عظمیٰ کاردار

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عظمیٰ کاردار، ایم پی اے، W-311 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 تا 25- اپریل 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا اعجاز احمد نون

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست رانا اعجاز احمد نون، ایم پی اے، PP-221 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22- اپریل تا 3 مئی 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شفیق احمد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب شفیق احمد، ایم پی اے، PP-107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

مورخہ 22- اپریل تا 3 مئی 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، ایم پی اے، PP-47 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 تا 28۔ اپریل 2019 اور 27 جنوری تا 20 فروری 2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب نور الامین وٹو

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب نورالامین وٹو، ایم پی اے، PP-186 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 27۔ اپریل تا 3 مئی 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب گلریز افضل گوندل

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست، جناب گلریز افضل گوندل ایم پی اے، PP-68 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

" مورخہ 2۔ مئی تا 14۔ جون 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد جمیل

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست، جناب محمد جمیل ایم پی اے، PP- 240 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 17 مئی تا 10 جون 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فردوس رعنا

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فردوس رعنا، ایم پی اے، W-304 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

" مورخہ 11 مئی تا 25 جون 2019 اور 28 جنوری تا 28 فروری 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ رخسانہ کوثر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ رخسانہ کوثر، ایم پی اے، W-347 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 7 جولائی تا 20 اگست 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ۔

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مومنہ وحید

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مومنہ وحید، ایم پی اے، W-321 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

" مورخہ 28جولائی تا4۔اگست 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری خوش اختر سبحانی

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ : مندرجہ ذیل درخواست چودھری خوش اختر سبحانی، ایم پی اے، PP - 38 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 16 اور 20 ستمبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طحٰیا نون

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طحٰیا نون، ایم پی اے، W-338 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 20 ستمبر 2019 اور 9 تا 13 مارچ2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ظفر اقبال

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب ظفر اقبال، ایم پی اے، PP-26 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 ستمبر تا 13۔اکتوبر 2019 اور 27 جولائی تا 2 ستمبر 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک ندیم کامران

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست ملک ندیم کامران، ایم پی اے، PP-197 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 4۔اکتوبر تا یکم نومبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب فواز احمد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب فواز احمد، ایم پی اے، PP-261 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5 تا 15۔اکتوبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیدہ زہرہ نقوی

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست، سیدہ زہرہ نقوی ایم پی اے، W-307 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ یکم مئی تا ماہ اکتوبر اور 27 نومبر تا 27 دسمبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

نوابزادہ منصور احمد خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست نوابزادہ منصور احمد خان ،ایم پی اے، PP-271 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 18 تا 20 دسمبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ گلناز شہزادی

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ گلناز شہزادی ،ایم پی اے، W-342 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 اور 20 دسمبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب منیب الحق

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب منیب الحق ،ایم پی اے، PP-189 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"مورخہ 27 جنوری تا25 فروری2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ربیعہ نصرت

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ربیعہ نصرت ،ایم پی اے،W-343 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

" مورخہ 5مارچ تا14 اپریل2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک واصف مظہر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست ملک واصف مظہر ،ایم پی اے، 218 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"مورخہ 9 تا13 مارچ اور 9۔اکتوبر2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عائشہ اقبال

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عائشہ اقبال ،ایم پی اے، W-308 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10۔اکتوبر تا 20 نومبر 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد وارث شاد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد وارث شاد ،ایم پی اے، 84 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 تا 17 فروری 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ذکیہ خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ذکیہ خان ،ایم پی اے، W-331 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15 تا 30 جون اور 20 جولائی تا 5۔اگست 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد شفیق انور

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد شفیق انور، ایم پی اے، PP-267 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا 29 جنوری 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ممتاز علی

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب ممتاز علی، ایم پی اے، PP-266 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 25 تا 29 نومبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ literacy department میں کم خرچ بالا نشیں کے حساب سے ہمارے ملک میں literacy ratio کافی حد تک literacy department کی خدمات کی وجہ سے بہت بہتر ہوا ہے اور اس میں بچوں اور بچیوں کو دو دو، تین تین ہزار روپے تنخواہ دی جا رہی تھی اور وہ بالغ لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ مئی 2020 سے ان بچوں اور بچیوں کو تنخواہ نہیں دی گئی تو میں آپ کے توسط سے ادھر منسٹر صاحب

تشریف رکھتے ہیں تو یہ بہت تھوڑی سی رقم ہے اس کا کوئی انتظام کروادیں کیونکہ غریب کے بچوں اور بچیوں کا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین :جی شکریہ ۔ یہاں پر literacy department موجود نہیں لہذا اب شاہ صاحب اپنی بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔جناب چیئرمین! آج اخبار میں ایک خبر تھی کہ corona vaccine کے side effect ہیں اگر کوئی لگوانا چاہے تو وہ اس کا ذمہ دار خود ہوگا۔" وزیر صحت پنجاب"

جناب چیئرمین! پہلے ہی ویکسین کے حوالے سے شک وشبہات ہیں تو اگر ان کے بیانات بھی اس طرح کے ہوں گے تو معاشرے میں اضطراب پایا جاتا ہے لہذا اس طرح کے غیر ذمہ دارانہ بیانات حکومت کی طرف سے نہیں ہونے چاہئیں۔ دوسرا جنوری کے مہینے میں چنیوٹ شہر میں کتے کے کاٹنے کے 425واقعات ہوئے ہیں۔کل ایک چھوٹا معصوم سا بچہ کتے کے کاٹنے کی وجہ سے فوت ہوا ہے اور اس کی vaccine بھی وہاں موجود نہیں ہے ۔ میری گزارش ہے کہ کوئی بھی حکومتی ذمہ دار اس پر respond کر دے لہذا میں آپ کا اور حکومت کا بھی بڑا مشکور ہوں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار جناب علی اختر کی ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 20/753 کو dispose e of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/754 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ پڑھی جا چکی ہے لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/755 جناب محمد عبداللہ وڑائچ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔ محترمہ ! اسے پیش کریں۔

میڈیکل سنٹر ہیلتھ سسٹم کی 2019 میں ترقی پانے والے ٹیکنیشنز کو 2011 سے بقایا جات ادا کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Medical Center Health System کی 13 ہزار جونیئر ٹیکنیشنز BS-4 میں اپنی ملازمت کر رہی تھیں جنہیں 07-2002 میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کے وزارتِ اعلیٰ کے دور میں اپ گریڈ کر کے BS-5 دیا گیا لیکن نوٹیفکیشن نہ ہو سکا جس وجہ سے ان کا سروس سٹرکچر بھی نہ بن سکا۔ 2011 میں تمام پیرا میڈیکل سٹاف کا سروس سٹرکچر منظور ہوا لیکن Medical Center Health System کی جونیئر ٹیکنیشنز میں سے صرف 75 فیصد کو اپ گریڈ کیا گیا اور 25 فیصد کو نظر انداز کر دیا گیا۔ یہ 75 فیصد اپنے نئے سکیل کے مطابق واجبات بھی وصول کرتی رہیں جبکہ نظر انداز ہونے والی بقیہ 25 فیصد جونیئر ٹیکنیشنز کو 2019 کے نوٹیفکیشن کے مطابق اپ گریڈ کیا گیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان 25 فیصد جونیئر ٹیکنیشنز کو بھی 2011 سے ہی ان کے بقایا جات دیئے جاتے لیکن حکومت نے الٹا کام کیا کہ جو 75 فیصد جونیئر ٹیکنیشنز نئے سکیل کے مطابق 2011 سے واجبات وصول کر رہی تھیں وہ ان سے زبردستی واپس لینے شروع کر دیئے۔ اس طرح متعلقہ افسران کی نااہلی کی سزا Medical Center Health System کی جونیئر ٹیکنیشنز کو دی جا رہی ہے۔ ملازمت پیشہ افراد کو زندگی میں ایک آدھ بار ہی promotion اور اس کے مطابق فوائد حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے جو کہ ان کا حق بنتا ہے لیکن یہاں تو ان کا یہ حق بھی نہیں دیا جا رہا بلکہ ان کو یہ حق نہ دے کر ان کے منہ سے نوالا چھین لیا گیا ہے۔ اس اقدام سے محکمہ Medical Center Health System کی 13 ہزار جونیئر ٹیکنیشنز اور ان سے تعلق رکھنے والے افراد میں انتہائی بے چینی، اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! ابھی on the floor of the House دو points discuss ہوئے ہیں، ایک vaccine اور ایک کتے کے کاٹنے کے بارے میں ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ دونوں بہت اہم points ہیں۔ پہلے آوارہ کتوں کو مارنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کے ذریعے ایک طریق کار ہوتا تھا لیکن اب اس طرح کا process نہیں ہو رہا جبکہ پورے پنجاب میں روزانہ کی بنیاد پر یہ خبر ملتی ہے کہ کتے کے کاٹنے کے واقعات ہو رہے ہیں لہٰذا میری آپ سے یہ request ہے کہ گورنمنٹ کا جو بھی ذمہ دار منسٹر یہاں پر موجود ہے اُس کو اپنا نکتہ نظر ضرور پیش کرنا چاہئے اور اس کا کوئی بندوبست کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ vaccine کے بارے میں بات ہوئی ہے تو جنہوں نے یہ vaccine import کی ہے وہ مجھے کہیں کہ آپ اپنی مرضی سے لگوائیں کیونکہ ہماری اس میں کوئی responsibility نہیں ہے لیکن اگر انہوں نے responsibility نہیں لینی اور اُن کو خود پر اعتماد نہیں ہے تو پھر vaccine منگوانی ہی نہیں چاہئے تھی۔ ان دونوں باتوں پر خاص کر vaccine کی statement پر بڑا ابہام ہے لہٰذا اس کو clear کرنا چاہئے اور اس پر تفصیلی discussion ہونی چاہئے تاکہ پیدا ہونے والا ابہام ختم کیا جا سکے۔ خدانخواستہ اگر vaccine کا result خراب آیا تو سارا ملبہ گورنمنٹ پر گرے گا اس لئے اس ابہام کو clear کرنا چاہئے۔ مزید کتوں کے کاٹنے والی بات کو بھی clear کرنا چاہئے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ فاضل ممبر نے دونوں points ہاؤس میں بیان کئے ہیں یہ بہت اہم ہیں۔ میری کل ہی ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے میٹنگ ہے تو میرے خیال میں ان دونوں points کو clarify ہونا چاہئے کیونکہ اس سے واقعی ابہام موجود ہے۔ اُن سے بات کر کے through august office of the Speaker اِن شاء اللہ ہم اس کو communicate کریں گے اور دونوں points کو address کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! چونکہ بات دو points پر ہو رہی ہے تو میں corona vaccine کے حوالے سے بات کروں گا کہ پاکستان میں ابھی تک اعداد و شمار یہ آئے ہیں کہ انٹرنیشنل مارکیٹ کے اندر خطے میں کورونا کے جو سب سے کم ٹینڈر کئے گئے ہیں وہ پاکستان کے ہیں جبکہ انڈیا ہم سے کہیں زیادہ اپنے لوگوں کو facility دے رہا ہے۔ ابھی جو vaccine پہنچی ہے وہ قیمتاً نہیں بلکہ چائنا کی طرف سے آئی ہے۔ اگر حکومت پاکستان پنجاب کے عوام کو corona vaccine کی سہولت وقت پر میسر نہیں کر سکی تو اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ وزیر موصوف جو یہاں پر موجود نہیں ہیں وہ اس طرح کی statement دے کر لوگوں کو خوفزدہ کریں۔ اگر حکومت باہر سے corona vaccine نہیں منگوا سکی اور اس vaccine سے کوئی خطرہ ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں بنتا کہ لوگوں سے کہیں کہ تسیں جانوتے تہاڈا کم جانے لہٰذا اس طرح کی پالیسی نااہلی کی پالیسی ہے۔ اس کے علاوہ کتوں کے کاٹنے کے حوالے سے نوانی صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ یہ صرف حسن مرتضیٰ صاحب کے حلقے کا issue نہیں بلکہ پورے پنجاب کا issue ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ یہاں یہ خبریں تو آتی ہیں کہ کتے گورنروں کی گاڑیوں کے اندر سیر کر رہے ہیں لیکن اُن کے کاٹنے کا کوئی حل ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 11/2021 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔

جناب محمد صفدر شاکر: قابل احترام جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میں ایک request کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے میری دو تحاریک التوائے کار تھیں جن کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔ یہ بڑی اہم تحریک التوائے کار ہے لہٰذا اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو منسٹر صاحب کی موجودگی میں مجھے پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ پڑھ دیں تو یہ تحریک ہم اُن کو دے دیں گے۔

ماموں کانجن شہر کے درمیان پُل کی دیواریں ٹوٹنے سے سنگین حادثہ پیش آنے کا خدشہ

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن شہر کے درمیان سے ایک سیم نالہ گزرتا ہے جس پر شہر اور علاقہ کے عوام کی آمدورفت کے لئے محکمہ ہائی وے فیصل آباد نے پُل تعمیر کیا تھا۔ یہ پُل نا صرف اپنی مدت پوری کر چکا ہے بلکہ پُل کے دونوں طرف جو حفاظتی دیواریں تھیں وہ بھی گر چکی ہیں۔ اس صورت حال کے متعلق محکمہ ہائی وے فیصل آباد کو بارہا دفعہ یاددہانی کروائی ہے لیکن کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ آج یہ صورتحال ہے، اللہ نہ کرے کہ پُل پر حفاظتی دیواریں نہ ہونے کی وجہ سے کوئی حادثہ پیش آ سکتا ہے جس سے جانی نقصان کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2021/12 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔

چڑیا گھر بہاولپور میں زہریلا مواد کھانے سے ہرنوں کی ہلاکت کا انکشاف

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 2 جنوری 2021 روزنامہ دُنیا کی خبر کے مطابق بہاولپور چڑیا گھر میں سات ہرنوں کی ہلاکت زہریلا مواد کھانے سے ہوئی۔ اس میں چڑیا گھر کے عملے کے ملوث ہونے کا شک بھی پایا جاتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق چڑیا گھر بہاولپور میں سات ہرنوں کی ہلاکت کے واقعہ کے بارے میں ابتدائی رپورٹ میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ ان ہرنوں کی ہلاکت زہریلا مواد کھانے سے ہوئی ہے۔ ہرنوں کے نمونے فرانزک ہونے کے لئے لاہور بھی بھیجے گئے۔ بہاولپور چڑیا

گھر میں ہرنوں کی ہلاکت میں عملہ کی ملی بھگت کا شک ہے۔ ایک پنجرہ میں 29 ہرن تھے جن میں سے سات عدد ہرن 15 منٹ کے دوران ہلاک ہوگئے۔ سوچی سمجھی سازش کے تحت ہرنوں کو زہریلا مواد کھلایا گیا۔ زہریلا مواد کس نے دیا یہ معمہ حل نہیں ہو سکا، چارے میں زہریلا مواد نہیں نکلا اور اس چڑیا گھر میں کیمرے بھی نہیں لگے ہوئے تھے۔ قبل ازیں 1999 میں بھی چار ہرنوں کو رات گئے ذبح کر کے پنجرے سے باہر پھینک دیا گیا تھا۔ ابھی تک اس واقعہ میں ملوث کسی ملزم یا سرکاری ملازم کی نشاندہی نہیں ہوئی ہے۔ یہ واقعہ بھی سوچی سمجھی سازش نظر آتی ہے جس میں چڑیا گھر ہذا کے ملازمین کے علاوہ ڈسٹرکٹ آفیسر اور اعلیٰ افسران کے ملوث ہونے کا خدشہ بھی ہے۔ اس بارے میں عوام نے احتجاج بھی کیا ہے۔ اگر اس کی انکوائری غیر جانبدارانہ نہ ہوئی تو مزید ہرنوں کی ہلاکت / چوری کا واقعہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2021/14 جناب محمد طاہر پرویز صاحب، چودھری اختر علی اور چودھری مظہر اقبال صاحب کی طرف سے ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا dispose e of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2021/15 محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے ہے۔

جنوبی پنجاب میں ویکسینیشن نہ ہونے کی وجہ سے جانوروں میں موذی بیماریاں پھوٹنے کا انکشاف

محترمہ شازیہ عابد: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ دُنیا مورخہ 8 جنوری 2021 کی خبر کے مطابق جنوبی پنجاب میں vaccination نہ کرنے سے جانوروں میں موذی بیماریاں پھوٹنے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق ملتان اور ضلع راجن پور سمیت جنوبی پنجاب بھر میں سردی میں اضافے کے ساتھ ہی جانوروں کی vaccination نہ ہونے کے باعث جان لیوا بیماریاں پھوٹ پڑیں۔ جنوبی پنجاب بھر میں سردی کی شدت میں اضافے کے ساتھ ہی جانور مختلف بیماریوں کا شکار ہونے لگے ہیں جن میں

سانس، گلے، آنکھوں، منہ کُھر، گل گھوٹو، چوڑے مار اور گردن توڑ بخار سمیت دیگر مختلف بیماریاں شامل ہیں جس کی وجہ سے نا صرف دودھ کی پیداوار متاثر ہو رہی ہے بلکہ گوشت والے جانور بھی بیمار ہونے لگے ہیں۔ ضلع راجن پور سمیت جنوبی پنجاب بھر میں محکمہ لائیوسٹاک کو سرکاری طور پر بھاری مالیت کی جانوروں کی vaccine اور دیگر ادویات ویٹرنری ہسپتالوں میں مہیا کی جاتی ہیں تاکہ کسی بھی بیماری کے پیش نظر جانوروں کی مناسب دیکھ بھال کی جا سکے۔ تاہم مبینہ طور پر متعلقہ محکمے کے افسران اور ملازمین کی ملی بھگت کے باعث نا صرف ملازمین رجسٹرڈ جانوروں کی vaccination نہیں کرتے بلکہ ادویات کو بھی مختلف پرائیویٹ سٹورز پر فروخت کر دیتے ہیں جبکہ متعلقہ حکام اور انتظامیہ نوٹس لینے کو تیار نہیں ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے ساتھ ہی جانور بیمار ہو رہے ہیں جبکہ کوئی ویٹرنری ڈاکٹر ہسپتال میں اپنی ڈیوٹی سرانجام نہیں دیتا اور اگر آ بھی جائیں تو فیس وصول کرنے سمیت سرکاری ادویات جو کہ حکومت مفت فراہم کرتی ہے، ان کے پیسے بھی وصول کرتے ہیں۔ ویٹرنری ڈاکٹرز اور فیلڈ عملہ سرکار سے بھاری تنخواہیں تو وصول کر رہا ہے لیکن اپنی ڈیوٹی بخوبی سرانجام نہیں دے رہا جس سے جانور مختلف بیماریوں کی لپیٹ میں ہیں۔ ضلع راجن پور سمیت جنوبی پنجاب بھر میں vaccination نہ ہونے سے جانوروں میں موذی بیماریاں بڑھ رہی ہیں جس سے عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر لائیوسٹاک!

وزیر لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! اگر اس کو کل تک pending کر دیں تو میں کل جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2021/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین پر عملے کی عدم دستیابی

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سٹی 42 مورخہ 5۔ جنوری 2021 کی خبر کے مطابق لاہور سروسز ہسپتال میں ایم آر آئی مشین کے لئے سٹاف چھ ماہ بعد بھی بھرتی نہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق لاہور سروسز ہسپتال نیو ریڈیالوجی میں ایم آر آئی مشین نصب ہوئے چھ ماہ سے زائد کا عرصہ بیت گیا، ٹیکنیکل سٹاف بھرتی نہ کئے جانے سے مشین functional نہ کی جا سکی۔ سروسز ہسپتال میں تشخیصی سہولیات کے فقدان سے شہری پریشان ہیں۔ ایم آر آئی مشین نصب ہوئے چھ ماہ سے زائد کا عرصہ بیت گیا لیکن اب تک مشین functional نہ کی جا سکی۔ کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی نیو ریڈیالوجی میں ایم آر آئی فلوروسکوپی اور سی ٹی سکین مشین اپریل میں نصب کی گئی۔ مشین کو استعمال کرنے کے لئے بی ایس سی ٹیکنالوجسٹ کی بھرتیاں نہ کی جا سکیں۔ ٹیکنالوجسٹ اور ریڈیالوجسٹ کی بھرتیاں نہ ہونے سے مریض ایم آر آئی کے مہنگے اور اہم ترین ٹیسٹ سے محروم ہیں۔ انتظامی غفلت سے شہری پریشان ہیں جبکہ ای این ٹی وارڈ میں بیٹھنے کا مؤثر انتظام بھی نہیں ہے اور صفائی کے بھی ناقص انتظامات ہیں۔ سروسز ہسپتال میں ای این ٹی وارڈ میں بیٹھنے کا مؤثر انتظام نہ ہونے سے مریضوں اور لواحقین کو مشکلات کا سامنا ہے۔ بنچوں کے ٹوٹنے اور بستر زنگ آلود ہونے سمیت دیگر معاملات سے انتظامیہ غافل ہے۔ ہسپتالوں کو infection free بنانے کے وعدے بھی وفا نہ ہو سکے۔ ہسپتال کے ای این ٹی وارڈ میں صفائی کے ناقص انتظامات کے باعث بیماریاں پھیلنے کے خدشات بھی بڑھ گئے ہیں اور انتظامیہ وارڈ میں صفائی سمیت دیگر معاملات کو بہتر بنانے سے قاصر ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی متعلقہ وزیر نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔ اب وزیر قانون مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

تحریک استحقاق بابت 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق نمبر 25 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: جی، اب وزیر قانون مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کریں گے۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019 اور 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "تحاریک استحقاق نمبر 25, 24, 22, 21, 20, 17, 11, 6, 1 بابت سال 2019 اور 29, 27, 18, 17, 16, 15, 14, 13, 12, 8, 6, 3, 2, 1 اور 30 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 مارچ 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر25 ,24 ,22 ,21 ,20 ,17 ,11 ,6 ,1بابت سال2019 اور29 ,27 ,18 ,17 ,16 ,15 ,14 ,13 ,12 ,8 ,6 ,3 ,2 ,1اور30 بابت سال2020کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ31مارچ2021تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر25 ,24 ,22 ,21 ,20 ,17 ,11 ,6 ,1بابت سال2019 اور29 ,27 ,18 ,17 ,16 ,15 ,14 ,13 ,12 ,8 ,6 ,3 ,2 ,1اور30 بابت سال2020کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ31مارچ2021تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ سمیرا کومل کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ قرارداد dispose of کی جاتی ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ نسرین طارق کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹ کی تعمیر پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ نسرین طارق: شکریہ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹس کی تعمیر پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے اور زرعی اراضی میں اضافہ کرنے کے اقدامات اٹھائے جائیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹس کی تعمیر پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے اور زرعی اراضی میں اضافہ کرنے کے اقدامات اٹھائے جائیں۔"

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir, I oppose it.

جناب چیئرمین: وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ نسرین طارق آپ اس پر بات کریں۔

محترمہ نسرین طارق: جی، جناب چیئرمین! اگر وزیر قانون نے oppose کیا ہے تو یقیناً اس کی کوئی وجہ ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، جناب چیئرمین! میں معزز رکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور گزارش یہ ہے کہ اس میں cooperative housing societies کو یہ تحریک refer ہوئی تھی تو اس سلسلے میں اپنے department کا point of view بتانا چاہتا ہوں کہ محکمہ امداد باہمی نے already cooperative housing societies پر پابندی لگائی ہوئی ہے اور کوئی cooperative housing society اب register نہیں ہو رہی۔

دوسری بات اس میں یہ ہے پہلے زمین خریدی جاتی ہے اور اس کے بعد وہ سوسائٹی cooperative act کے تحت register ہوتی ہیں لیکن اس زمین پر ہاؤسنگ سوسائٹی کی منظوری cooperative department نہیں دیتا بلکہ وہ LDA یا دوسری development authorities دیتی ہیں یا متعلقہ بلدیاتی ادارے دیتے ہیں لہٰذا cooperative department یا housing societies کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس تحریک کو housing department کو refer کر دیں تا کہ وہ اس کا مناسب جواب اس حوالے سے آپ کو دے سکے چونکہ یہ قرارداد ہمیں mark ہوئی تھی تو اس لئے میں نے cooperative department کا جو point of

view ہے وہ آپ کو عرض کر دیا ہے لہٰذا مناسب ہو گا کہ اگر آپ اس قرارداد کو ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف refer کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد housing department کو refer کی جاتی ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے مجھے اس معاملے کی صحیح معلومات فراہم کی ہے۔ میری اس میں عرض یہ تھی کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر زرعی اراضی میں کمی ہوئی ہے لیکن وزیر قانون نے جو فرمایا ہے میں ان سے agree کرتی ہوں۔ آپ یہ متعلقہ ادارے کو refer کر دیں۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اس میں محترمہ نے دو points کو مد نظر رکھا ہے جن میں ایک یہ ہے کہ ہاؤسنگ سوسائٹیاں نہ بنائی جائیں جبکہ دوسرا صنعتی یونٹ ہے اور ان دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کا الگ معاملہ ہے جبکہ صنعتی یونٹ agro based industry جو کہ ہمارے ملک اور پنجاب کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی زمیندار فیکٹری لگائے گا تو وہ اپنے زرعی رقبے پر ہی لگائے گا ناں کیونکہ شہروں میں تو وہ فیکٹریاں نہیں لگا سکتا۔ یہ تو دیہاتی علاقوں میں فیکٹریاں اور انڈسٹریاں لگانے کا راستہ ہی بند کر رہے ہیں تو اس سلسلے میں مہربانی فرمائیں کیونکہ وزیر قانون نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ اس معاملے کو اچھی طرح thoroughly discuss کر لیں اور پھر اس کے بعد ہی اس قرارداد پر کوئی فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

افواج پاکستان کو دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہونے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:۔

"یہ ایوان ریاست پاکستان اور افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ان کی بھرپور کاوش اور dedication کی بدولت پاک فوج دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہو گئی ہے۔ یہ اعزاز حال ہی میں Global Fireworks Index 2021 کی شائع کردہ list میں دیا گیا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک آرمی ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند ملک کی سرحدوں کی محافظ ہے اور اس نے ایک بار پھر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان ریاست پاکستان اور افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ان کی بھرپور کاوش اور dedication کی بدولت پاک فوج دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہو گئی ہے۔ یہ اعزاز حال ہی میں Global Fireworks Index 2021 کی شائع کردہ list میں دیا گیا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک آرمی ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند ملک کی سرحدوں کی محافظ ہے اور اس نے ایک بار پھر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے"۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان ریاست پاکستان اور افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ان کی بھرپور کاوش اور dedication کی بدولت پاک فوج دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہو گئی ہے۔ یہ اعزاز حال ہی میں Global Fireworks Index 2021 کی شائع کردہ list میں دیا گیا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک آرمی ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند ملک کی سرحدوں کی محافظ ہے اور اس نے ایک بار پھر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

لاہور کے سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کی ضرورت

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"لاہور کے 100 سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس منصوبہ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا۔ واٹر فلٹریشن پلانٹس یکم مارچ 2020 سے قبل نصب ہونے تھے۔ سکول سربراہوں کو 5۔ کروڑ روپے کی خطیر رقم منتقل ہونے کے باوجود پلانٹس نصب نہیں ہو سکے جس کی وجہ سے ہزاروں طلباء مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سرکاری سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب نہ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور کے سرکاری سکولوں میں فوری طور پر واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"لاہور کے 100 سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس منصوبہ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا ہے۔ واٹر فلٹریشن پلانٹس یکم مارچ 2020 سے قبل نصب ہونے تھے۔ سکول سربراہوں کو 5۔ کروڑ روپے کی خطیر رقم منتقل ہونے کے باوجود پلانٹس نصب نہیں ہو سکے جس کی وجہ سے ہزاروں طلباء مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سرکاری سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب نہ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور کے سرکاری سکولوں میں فوری طور پر واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں"۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! Concerned Minister موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر موجود نہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ مومنہ وحید اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں، محترمہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ مومنہ وحید: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

خواجہ سرا تحفظ حقوق ایکٹ 2019 کے تحت خواجہ سراؤں کو تعلیمی قابلیت کے مطابق ملازمتوں میں کوٹا دینے کا مطالبہ

محترمہ مومنہ وحید: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ خواجہ سراؤں کو قانون کے مطابق ان کے حقوق نہیں دیئے جارہے اور انہیں تعلیمی قابلیت ہونے کے باوجود سرکاری ملازمتوں میں حصہ نہیں دیا جارہا۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ" خواجہ سرا تحفظ حقوق ایکٹ 2018" پر مکمل عمل درآمد کرتے ہوئے ان کو تعلیمی قابلیت کے مطابق ملازمتوں میں حصہ یا کوٹا دیا جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ خواجہ سراؤں کو قانون کے مطابق ان کے حقوق نہیں دیئے جارہے اور انہیں تعلیمی قابلیت ہونے کے باوجود سرکاری ملازمتوں میں حصہ نہیں دیا جارہا۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ" خواجہ سرا تحفظ حقوق ایکٹ 2018" پر مکمل عمل درآمد کرتے ہوئے ان کو تعلیمی قابلیت کے مطابق ملازمتوں میں حصہ یا کوٹا دیا جائے"۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! Concern Minister موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر موجود نہ ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اب جناب رمیش سنگھ اروڑا out of turn قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں تو محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب رمیش سنگھ اروڑا: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے " بھارتی کاشت کاروں کے حوالے سے" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے " بھارتی کاشت کاروں کے حوالے سے" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے " بھارتی کاشت کاروں کے حوالے سے" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سکھ کسانوں پر بھارتی حکومت کے مظالم کو اقوام عالم میں اجاگر کرنے کا مطالبہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

" بھارت ڈیڑھ ارب آبادی پر مشتمل ملک ہے جو دنیا بھر میں اپنے آپ کو بہت بڑا جمہوری ملک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کے شر سے کوئی بھی پڑوسی ملک محفوظ نہیں ہے۔ اب تو دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس اور اس کی حکومت مودی سرکار سے ملک کے شہری بھی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔

مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین بنائے جا رہے ہیں اور باقی اقلیتوں کی زندگی بھی اجیرن کر دی گئی ہے حتیٰ کہ ان کے شر سے دلت ہندو بھی محفوظ نہیں ہیں ایسے لگتا ہے کہ بھارت اب صرف بڑی ذات کے ہندوؤں کا ملک بن کر رہ گیا ہے۔ اب مودی سرکار یہاں تک نہیں رُکی بلکہ اس نے اصلاحات کے نام پر کسانوں کی زمینیں ہڑپ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ بھارت میں 67 فیصد کسان ہیں اور ملک کی ایک بہت بڑی آبادی کا روزگار زمین سے وابستہ ہے۔ خاص طور پر بھارتی پنجاب ملک بھر کو خوراک و اناج مہیا کرتا ہے اور اسے food basket کہا جاتا ہے لیکن ان اصلاحات سے کسان نا صرف جائیداد سے محروم ہوں گے بلکہ زندہ درگور ہو جائیں گے۔ اس خطرے کے پیش نظر سکھ کسانوں نے اپنی زمینوں، روزگار اور اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے بھارت میں موجود تمام اتھارٹیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن ان کی شُنوائی نہیں ہوئی آخر کار تنگ آ کر لاکھوں کی تعداد میں سکھ اور باقی قوموں سے تعلق رکھنے والے کسان اپنے ٹریکٹر ٹرالیوں کے ساتھ نومبر 2020 سے یخ بستہ سردیوں میں احتجاج کر رہے ہیں اور اس احتجاج میں بزرگ، بچے اور خواتین بھی شامل ہیں لیکن تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک مودی سرکار نے ان کی بات نہیں سُنی بلکہ بات سُننے کی بجائے انہیں نعشیں دی جا رہی ہیں۔ کسانوں نے بھی تہیہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے حق کے حصول تک احتجاج جاری رکھیں گے چاہے انہیں جتنی بھی قُربانیاں دینی پڑیں۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان بھارت کے مظلوم سکھ کسانوں پر مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام عالم میں سکھوں کے اس اہم ترین مسئلے کو اجاگر کرنے میں مدد کرے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

" بھارت ڈیڑھ ارب آبادی پر مشتمل ملک ہے جو دنیا بھر میں اپنے آپ کو بہت بڑا جمہوری ملک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کے شر سے کوئی بھی پڑوسی ملک محفوظ نہیں ہے۔ اب تو دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس اور اس کی حکومت مودی سرکار سے ملک کے شہری بھی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین بنائے جا رہے ہیں اور باقی اقلیتوں کی زندگی بھی اجیرن کر دی گئی ہے حتیٰ کہ ان کے شر سے دلت ہندو بھی محفوظ نہیں ہیں ایسے لگتا ہے کہ بھارت اب صرف بڑی ذات کے ہندوؤں کا ملک بن کر رہ گیا ہے۔ اب مودی سرکار یہاں تک نہیں رُکی بلکہ اس نے اصلاحات کے نام پر کسانوں کی زمینیں ہڑپ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ بھارت میں 67 فیصد کسان ہیں اور ملک کی ایک بہت بڑی آبادی کا روزگار زمین سے وابستہ ہے۔ خاص طور پر بھارتی پنجاب ملک بھر کو خوراک و اناج مہیا کرتا ہے اور اسے food basket کہا جاتا ہے لیکن ان اصلاحات سے کسان نہ صرف جائیداد سے محروم ہوں گے بلکہ زندہ در گور ہو جائیں گے۔ اس خطرے کے پیش نظر سکھ کسانوں نے اپنی زمینوں، روزگار اور اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے بھارت میں موجود تمام اتھارٹیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن ان کی شُنوائی نہیں ہوئی آخر کار تنگ آ کر لاکھوں کی تعداد میں سکھ اور باقی قوموں سے تعلق رکھنے والے کسان اپنے ٹریکٹر ٹرالیوں کے ساتھ نومبر 2020 سے یخ بستہ سردیوں میں احتجاج کر رہے ہیں اور اس احتجاج میں بزرگ، بچے اور خواتین بھی شامل ہیں لیکن تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک مودی سرکار نے ان کی بات نہیں سُنی بلکہ بات سُننے کی بجائے انہیں نعشیں دی جا رہی ہیں۔ کسانوں نے بھی تہیہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے حق کے حصول تک احتجاج جاری رکھیں گے چاہے انہیں جتنی بھی قُربانیاں دینی پڑیں۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان بھارت کے مظلوم سکھ کسانوں پر مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا

ہے کہ وہ اقوام عالم میں سکھوں کے اس اہم ترین مسئلے کو اجاگر کرنے میں مدد کرے"۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" بھارت ڈیڑھ ارب آبادی پر مشتمل ملک ہے جو دنیا بھر میں اپنے آپ کو بہت بڑا جمہوری ملک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کے شر سے کوئی بھی پڑوسی ملک محفوظ نہیں ہے۔ اب تو دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس اور اس کی حکومت مودی سرکار سے ملک کے شہری بھی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین بنائے جا رہے ہیں اور باقی اقلیتوں کی زندگی بھی اجیرن کر دی گئی ہے حتیٰ کہ ان کے شر سے دلت ہندو بھی محفوظ نہیں ہیں ایسے لگتا ہے کہ بھارت اب صرف بڑی ذات کے ہندوؤں کا ملک بن کر رہ گیا ہے۔ اب مودی سرکار یہاں تک نہیں رُکی بلکہ اس نے اصلاحات کے نام پر کسانوں کی زمینیں ہڑپ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ بھارت میں 67 فیصد کسان ہیں اور ملک کی ایک بہت بڑی آبادی کا روزگار زمین سے وابستہ ہے۔ خاص طور پر بھارتی پنجاب ملک بھر کو خوراک و اناج مہیا کرتا ہے اور اسے food basket کہا جاتا ہے لیکن ان اصلاحات سے کسان نہ صرف جائیداد سے محروم ہوں گے بلکہ زندہ در گور ہو جائیں گے۔ اس خطرے کے پیش نظر سکھ کسانوں نے اپنی زمینوں، روزگار اور اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے بھارت میں موجود تمام اتھارٹیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن ان کی شُنوائی نہیں ہوئی آخر کار تنگ آ کر لاکھوں کی تعداد میں سکھ اور باقی قوموں سے تعلق رکھنے والے کسان اپنے ٹریکٹر ٹرالیوں کے ساتھ نومبر 2020 سے یخ بستہ سردیوں میں احتجاج کر رہے ہیں اور اس احتجاج میں بزرگ، بچے اور خواتین بھی شامل ہیں لیکن

تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک مودی سرکار نے ان کی بات نہیں سُنی بلکہ بات سُننے کی بجائے انہیں نعشیں دی جا رہی ہیں۔ کسانوں نے بھی تہیہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے حق کے حصول تک احتجاج جاری رکھیں گے چاہے انہیں جتنی بھی قُربانیاں دینی پڑیں۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان بھارت کے مظلوم سکھ کسانوں پر مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام عالم میں سکھوں کے اس اہم ترین مسئلے کو اجاگر کرنے میں مدد کرے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، خالد ڈوگر صاحب!

میونسپل کارپوریشن بورے والا کی دکانوں کی قانون کے مطابق کرائے کی آکشن کروانے کا مطالبہ

جناب خالد محمود: جی، جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں لاء منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے شہر کا ایک مسئلہ ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ میرا شہر بورے والا جو کہ حال ہی میں میونسپل کمیٹی سے میونسپل کارپوریشن بنا ہے۔ وہاں پر 1200 یا 1300 کے قریب کارپوریشن کی دکانیں موجود ہیں جن میں پچھلے 45 یا 50 سال سے لوگ بیٹھے اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ کم از کم بورے والے کا تین ہزار خاندان ان دکانوں سے مستفید ہو رہا ہے۔ حالیہ کچھ ماہ میں ان کی کرایہ کے لئے نیلامی کا procedure شروع ہوا جو کہ بالکل غیر قانونی تھا۔ موجودہ پی ٹی آئی کی حکومت آئی تو اس نے اکتوبر 2019 میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں concerned Commissioner, Deputy Commissioner اور Assistant Commissioner اس کمیٹی کے ممبر بنائے گئے۔ جب اخبار اشتہار دیا گیا تو Auction Committee کو بھی نظر

انداز کر دیا گیا اور اس نوٹیفکیشن کو بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ اس میں یہ بھی شامل تھا کہ جو دکاندار پچھلے 40, 50 سال سے بیٹھے ہیں ان تاجران میں سے ایک کمیٹی بنا کر ان لوگوں کو شامل کر کے ان ہی لوگوں کو دکانیں دوبارہ رینٹ پر دی جائیں۔ وہ لوگ کرایہ دے رہے تھے اور ہر سال قانون کے مطابق دس فیصد بڑھا کر کرایہ بھی دیتے ہیں۔ کچھ دکانوں کا کیس ریونیو بورڈ میں بھی چل رہا ہے۔ میں وزیر قانون سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمارے شہر کے اس مسئلے میں intervene کریں اور ہماری گزارش ہے کہ as per law اس auction کو بند کر کے اس کے کرائے کی reassessment کرائی جائے اور اس کے بعد انہی دکانداروں کو وہ دکانیں کرائے پر دی جائیں۔ وہ کرایہ بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ انجمن تاجران بارہا ڈی سی اور کمشنر کے پاس جا کر undertaking بھی دے کر آئے ہیں۔ میری وزیر قانون سے یہ request ہو گی کہ ہمارے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے interfere کریں اور as per law ان کی auction کروائی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے معزز رکن سے request کروں گا کہ وہ ابھی اجلاس کے بعد میرے آفس میں تشریف لے آئیں میں ان سے detail لے کر رپورٹ منگوالوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو resolve کریں گے۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! ابھی یہاں دو important points پر بات ہوئی تھی ایک کتوں کے بارے میں اور دوسرا ویکسین کے بارے میں۔ جہاں تک کتوں کے بارے میں بات ہے تو ہم نے rabies free Pakistan پر کام شروع کر دیا ہے۔ آج ہم نے دو ہزار کتوں کو vaccinate کیا

ہے جیسا ترکی کا ماڈل ہے۔ جن جن علاقوں میں کتوں کا مسئلہ ہے وہ ہم سے contact کریں ہم ویکسین کریں گے۔ ایک کتے کو ویکسین کرنے کے سو روپے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہم سے رابطہ کریں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے علاقوں میں کتوں کو rabies کے انجکشن لگوا دیں گے۔

دوسری بات ابھی ڈاکٹر یاسمین راشد کے بیان پر ہوئی تھی۔ میرے husband امریکہ سے ویکسینیشن کروا کر آئے ہیں اور تین مہینے سے ان کی کھانسی ٹھیک نہیں ہو رہی ہے۔ یہ ویکسین بالکل نئی ہے اس لئے کوئی اس کے بارے میں hundred percent نہیں کہہ سکتا کہ کچھ نہیں ہو گا یعنی میرے husband امریکہ سے ویکسینیشن کروا کر آئے ہیں اور ان کی تین مہینے سے کھانسی ٹھیک نہیں ہوئی۔ چونکہ یہ نئی ویکسین ہے اگر منسٹر صاحبہ نے ایسا کہہ دیا ہے تو کچھ غلط نہیں کہا کہ اس پر بات کی جائے۔ شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ VELO نام کی ایک product ہے جو تمام سٹوروں پر available ہے اور اس کی سوشل میڈیا پر advertisement بہت زور و شور سے ہو رہی ہے کیونکہ آج کل میں نارکوٹکس پر کام کر رہی ہوں۔ اس پر بہت واضح لکھا ہوا ہے کہ This product contains nicotine and it is addictive بتایا یہ جاتا ہے کہ یہ product سگریٹ چھڑوانے میں help کرتی ہے۔ یہ بالکل نسوار کی طرح استعمال ہوتی ہے لیکن پھر بچوں کو اس کی addiction ہو جاتی ہے یہ سوا سو روپے میں ہر سٹور پر available ہے جہاں یہ نشے کی بات کر رہے ہیں اور منشیات کی بات کر رہے ہیں تو یہ وہ first step ہے جس کو اتنا glamourize کر کے دکھایا جا رہا ہے میرے خیال میں اس پر ہمیں seriously notice لینے کی ضرورت ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میری بہن نے بہت اچھی بات کی ہے کہ ان کے husband امریکہ سے تین ماہ سے ویکسین لگوا کر آئے ہیں لیکن آرام نہیں آرہا تو کوشش کریں کوئی چیز بدلی جائے تاکہ آرام آجائے یعنی ویکسین بدلی جائے یا کوئی اور چیز بدلی جائے۔

جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ ان کے پاس بڑی ویکسین ہے اور مجھے اچھا لگا ہے کہ گورنمنٹ اس میں بڑی خود کفیل ہے کہ کتوں کو لگانے کے لئے ویکسین ہے لیکن انسانوں کو لگانے کے لئے ویکسین نہیں ہے اس لئے مہربانی فرما کر انسانوں پر توجہ دیں تاکہ زندہ لوگوں کی لاشیں نہ اٹھائی جائیں۔

جناب چیئرمین: جی، کل ویکسین پہنچ گئی ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شازیہ عابد! آپ نے بات کرنی ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں تو پریشان ہو گئی تھی کہ شاید میرے سے کوئی ناراضگی ہے کیونکہ میں اتنی دیر سے بات کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں دو منٹ لوں گی۔ دو issues ہیں ایک تو میرے ضلع راجن پور میں کافی دنوں سے آٹا نہیں مل رہا۔ لوگ لائنیں لگا کر سارا سارا دن کھڑے رہتے ہیں۔ بہت افسوس ناک بات ہے زرعی ملک جہاں وہی لوگ گندم خود اگاتے ہیں آج وہ آٹے کے لئے لائنیں لگا کر کھڑے ہوئے ہیں مگر وہاں آٹا نہیں مل رہا۔

جناب چیئرمین: جی، میاں اسلم اقبال نہیں بیٹھے تو انشاءاللہ ان کو request کرتے ہیں کہ وہ ٹرک بھجوا دیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! یہ بہت serious issue ہے اور میاں اسلم اقبال بار بار بہت زور زور سے بتا رہے ہوتے ہیں کہ 860 روپے، 860 روپے، وہ جو 860 روپے والا آٹا ہے وہ کھانے کے قابل نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب مظفر علی شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! محترمہ شازیہ عابد کو بات complete کرنے دی جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: ان کی بات complete ہو گئی ہے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! شکریہ۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! اگر کوئی ناراضگی ہے تو میں سب کے سامنے معذرت کرتی ہوں۔ پہلے بھی میں ایک گھنٹے سے کھڑی رہی ہوں اور آپ پھر مجھے بات نہیں کرنے دے رہے۔ دوسرا جو اہم مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ میرا شہر جام پور ایک پُرامن ترین شہر تھا مگر آج کل بہت افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ وہاں دن دہاڑے ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ کل بھی وہاں ایک نوجوان سے موٹر سائیکل چھینتے ہوئے ایک بھائی کو زخمی کر دیا ہے اور دوسرا بھائی جس کی 15 فروری کو شادی ہونے جا رہی تھی اس کو مار دیا گیا ہے۔ یہ امن وعامہ کی صورتحال ہے لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان شہروں میں یہ تصور نہیں تھا چھوٹے شہر ہیں لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں مگر بہت زیادہ وارداتیں بڑھ رہی ہیں اس پر توجہ فرمانے کی ضرورت ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ضرور انشاءاللہ۔ جناب مظفر علی شیخ! آپ بتائیں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں ایک چھوٹی سی بات عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ ابھی حکومتی ایوانوں سے افواج پاکستان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے قرارداد پیش کی گئی۔ ظاہر ہے کہ اگر پاکستان دفاعی لحاظ سے مضبوط ہوتا ہے تو اس سے ہر پاکستانی مضبوط ہوتا ہے۔ یہ ہر پاکستانی کی آواز ہے کہ پاکستان کو دفاع اور ہر شعبے میں مضبوط ہونا چاہئے لیکن میں بڑے ادب کے

ساتھ گزارش کروں گا کہ پچھلے 8ماہ سے کورونا بھی ایک جنگ کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے اور اس کے خلاف جو پہلا دفاعی حصار ہے وہ ہمارے health care providers ہیں انہوں نے باقی عوام کو اس مصیبت سے بچانے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے جس میں سینئر ترین ڈاکٹرز سے لے کر جونیئر ترین ڈاکٹروں میں سے 170 ڈاکٹرز ابھی تک جام شہادت نوش فرما چکے ہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ یہ جو ہمارا پہلا دفاعی حصار ہے جو عام لوگ گھروں کے چراغ گل ہونے سے بچانے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں ان کے لئے بھی متفقہ طور پر اس ایوان سے چند قیمتی الفاظ ان کے لئے بھی پیش کئے جاتے تاکہ وہ اور زیادہ تندہی کے ساتھ عوام کو اس وباء سے محفوظ کرنے کے لئے کام کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عائشہ نواز!

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آج سڑکوں پر آپ سب نے دیکھا ہو گا کہ UNESCO نے لاہور کو city of literature declare کیا ہے اس بات پر میں گورنمنٹ آف پنجاب اور CM صاحب کو بہت زیادہ مبارک باد دینا چاہتی ہوں۔ لاہور کو Heidelberg کے ساتھ ایک twin city declare کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ Heidelberg کے اندر علامہ اقبال بہت عرصے reside کئے تھے اور Heidelberg میں علامہ اقبال کے نام سے street بھی ہے اور اس لئے لاہور کو Heidelberg twin city declare کیا گیا ہے اور UNESCO نے لاہور کو city of literature declare کیا ہے اس کے لئے بہت بہت مبارک باد۔

MR.CHAIRMAN: The House is adjourned sine die.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(68)**/202**1/**24**55. Dated: 2nd February, 2021. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **2nd February 2021 (Tuesday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 2nd February 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"